سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(سوموار،2، منگل،3،بدھ4، جمعرات5، جمعتہ المبارک6، سوموار9۔جنوری 2012)

(یوم الاثنین7، یوم الثلاثہ8، یوم الاربعاء9، یوم الخمیس10، یوم الجمع11، یوم الاثنین14۔صفر المظفر1433ھ)

پندرھویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد32(حصہ چہارم):شمارہ جات : 16تا21

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

سوموار،2۔جنوری2012

جلد 32:شمارہ 16

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا	1515
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	1517
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1518

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زکوٰۃ وعشر)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1519
5۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1552
	پوائنٹ آف آرڈر	
6۔	ثریا جبیں پارک جی ٹی روڈ لاہور میں معزز خاتون ممبر کی بہن کے گھر ڈاکا------------	1577
7۔	کورم کی نشاندہی ------------	1580
	پوائنٹ آف آرڈر	
8۔	معزز ممبران اسمبلی پر گیس چوری کا الزام ------------	1583
9۔	گنے کے کاشتکاروں کو صد فیصد ادائیگی کے متعلق وزیر خوراک کا بیان درست نہ ہونے کا خدشہ ------------	1584
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10۔	لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت و دیگر تفصیلات ------------	1589
	تحاریک استحقاق	
11۔	ڈی ایس پی سول لائن اور ایکسائز عملہ لاہور کا معزز خاتون ممبر سے تضحیک آمیز روّیہ (---جاری) ------------	1591
	پوائنٹ آف آرڈر	
12۔	درسی کتب کی طباعت میں 2007 کے قانون کی خلاف ورزی ------------	1592
	تحاریک التوائے کار	
13۔	حلقہ پی پی۔233 بورے والا شہر کی سڑکیں متعلقہ محکمہ کی عدم توجہی کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار (---جاری) ------------	1597
	پوائنٹ آف آرڈر	
14۔	لاہور کے حلقہ پی پی۔158 کے گاؤں گرنڈ میں پولیس کا قبضہ مافیا کا ساتھ دینے کے خلاف مزاحمت پر بے گناہ لوگوں کو گرفتار کرنا ------------	1599

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
15۔	لاہور کے گنجان آباد علاقوں میں ریلوے حکام کی ملی بھگت سے ریلوے کی زمینوں پر تجاوزات اور مارکیٹیں تعمیر ہونے سے ٹریفک میں رکاوٹ (۔۔۔جاری) ------------	1601
16۔	پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چھاپی ہوئی کتب میں پائی جانے والی غلطیوں سے طلباء کے علم اور معلومات میں کمی کا خدشہ (۔۔۔جاری) ------------	1604
17۔	پولیس ٹریننگ کالج سہالہ اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان الحاق نہ ہونے کی وجہ سے بی ایس سی کرائم سٹڈیز کا معاملہ (۔۔۔جاری) ------------	1606
	منگل، 3۔جنوری 2012	
	جلد 32: شمارہ 17	
18۔	ایجنڈا ------------	1609
19۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1611
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1612
	سوالات (محکمہ زراعت)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	1613
22۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	1647
	پوائنٹ آف آرڈر	
23۔	پنجاب میں امن عامہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر ایوان میں اس پر بحث کے لئے ایام مقرر کرنے کا مطالبہ ------------	1672
	تحاریک استحقاق	
24۔	ای ڈی او (ہیلتھ) جہلم کا معزز ممبر کے ساتھ نامناسب روّیہ ------------	1680
	تحاریک التوائے کار	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
25۔	گجرات کے موضع ڈھلیان کی خاتون سے اوباشوں کی گن پوائنٹ پر زیادتی، ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	1681
26۔	لاہور میں انتظامیہ کی عدم توجہی کی بناء پر الیکٹرانک پارکنگ سسٹم ناکام اور زائد پارکنگ فیس کی وصولی (۔۔۔جاری) ------------	1686
27۔	ضلع جھنگ کے مال خانہ سے غائب ہونے والی 130 قیمتی اور تاریخی توپیں برآمد کرنے کا مطالبہ ------------	1687
28۔	پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ناقص سکیورٹی انتظام کی وجہ سے دو طلباء تنظیموں میں تصادم سے سینکڑوں طلباء زخمی ------------	1688
29۔	پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے زیر نگرانی تعمیر کی گئی دیگر لیبر کالونیوں کی طرح مندرج لیبر کالونیوں کے بھی مالکانہ حقوق دینے کا مطالبہ ------------	1689
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	راولپنڈی سکول اساتذہ کو ایک دن کی رخصت اتفاقیہ کے لئے ڈی سی او کے پاس حاضر ہونے کا حکم ------------	1690
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
31۔	بورے والا میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کا مطالبہ ------------	1692
32۔	حکومت پنجاب سے پانی کی غلاظت کے خاتمہ کے لئے فی الفور اقدامات کا مطالبہ ------------	1694
33۔	ضلع خوشاب میں کارڈیالوجی سنٹر قائم کرنے کا مطالبہ ------------	1696
34۔	صوبہ کے بوائز و گرلز سکولوں اور کالجوں میں موبائل فون کے استعمال پر پابندی کا مطالبہ ------------	1697

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
35۔	سرگودھا ڈویژن میں سرگودھا ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم کرنے کا مطالبہ -----------	1697
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	جنوبی پنجاب کے انتظامی معاملات الگ کرنے کے حوالے سے 25۔ جون 2010 کے ایجنڈے پر آنے والی قرارداد کو دوبارہ ایجنڈے پر لانے کا مطالبہ -----------	1699
	بدھ،4۔جنوری 2012	
	جلد 32: شمارہ 18	
37۔	ایجنڈا -----------	1707
38۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	1711
39۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	1712
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
40۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	1713
41۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	1749
	تعزیت	
42۔	سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت -----------	1767
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	ڈیرہ غازی خان میں نئے بننے والے میڈیکل کالج کو PMDC سے رجسٹرڈ کروانے کا مطالبہ -----------	1769
	تحاریک استحقاق	
44۔	ایم ڈی سوئی نادرن گیس کا معزز ممبر اسمبلی پر گیس چوری کا الزام -----------	1772
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
45۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 2003-04 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	1773
46۔	تحریک التوائے کار نمبر 117 بابت 2011 میں فرانزک سائنس ایجنسی میں غبن، بے قاعدگیوں اور پنجاب کے سرکاری کالجوں خصوصاً گورنمنٹ بوائز و گرلز کالج چونیاں کی ناقص تعلیمی کارکردگی کی نشاندہی کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبرII کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	1774
	تحاریک التوائے کار	
47۔	آشیانہ ہاؤسنگ سکیم میں پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے لئے کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ -----------	1776
48۔	کوٹ رادھا کشن تا رائیونڈ روڈ کی چوڑائی کم ہونے کے مسائل -----------	1777
49۔	ضلع راولپنڈی کے مرد اور خواتین اساتذہ کو رخصت اتفاقیہ حاصل کرنے کے لئے ڈی سی او کے رُوبرُو پیش ہونے کے انوکھے حکم سے پریشانی کا سامنا -----------	1778
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
50۔	مسودہ قانون نصابی کتب کی نگرانی اور معیار تعلیم کی برقراری پنجاب مصدرہ 2012 -----------	1780
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
51۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 2011 -----------	1781
52۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2011 -----------	1784
53۔	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات پنجاب مصدرہ 2011 -----------	1786
54۔	کورم کی نشاندہی -----------	1787

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
55۔	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات پنجاب مصدرہ2011 (۔۔۔جاری) ------------	1788
56۔	مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ پنجاب مصدرہ2011 ------------	1790
57۔	مسودہ قانون (ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹ، پنجاب مصدرہ2011 ------------	1793
58۔	مسودہ قانون (ترمیم) (ایجوکیشن) ورکرز چلڈرن، پنجاب مصدرہ2011 ------------	1796
59۔	مسودہ قانون (ترمیم) (خاتمہ) نظام جبری مشقت پنجاب مصدرہ2011------------	1799
60۔	مسودہ قانون غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان مصدرہ2011 ------------	1802
61۔	کورم کی نشاندہی ------------	1842
62۔	مسودہ قانون غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان مصدرہ2011 (۔۔۔جاری)------------	1843
	بحث	
63۔	امن عامہ پر عام بحث ------------	1848
	جمعرات، 5۔جنوری2012	
	جلد 32: شمارہ 19	
64۔	ایجنڈا ------------	1876
65۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	1878
66۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	1879
	توجہ دلاؤ نوٹس	
67۔	سرائے مغل ضلع قصور میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر شہری کی ہلاکت کی تفصیلات ------------	1881
68۔	لاہور کے تھانہ ہڈیارہ کے ایس ایچ او کی ہلاکت و دیگر تفصیلات ------------	1882
	پوائنٹ آف آرڈر	

69۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی تعیناتی کے لئے پینل میں خلاف قواعد تھرڈ ڈویژن کے حامل امیدوار کی سفارش ------------ 1887

سرکاری کارروائی

بحث

70۔ امن عامہ پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------ 1889

71۔ کورم کی نشاندہی ------------ 1917

جمعتہ المبارک، 6۔جنوری 2012

جلد 32: شمارہ 20

72۔ ایجنڈا ------------ 1919

73۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 1921

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
74۔	نعت رسول مقبول ﷺ	1922
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
75۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1923
76۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1963
	تحاریک التوائے کار	
77۔	محکمہ بارڈر ملٹری پولیس ڈیرہ غازی خان کی جانب سے خالی اسامیوں کو مشتہر نہ کرنا	1979
78۔	حکومت پنجاب کے ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی میں تاخیر	1981
79۔	صوبہ پنجاب کی جانب سے سٹیٹ بنک سے سود پر بھاری قرضہ لینا	1984
80۔	سبزی منڈی بورے والا کے مغرب میں واقع کچی آبادی کا راستہ بند کرنے سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا	1984
	سرکاری کارروائی	

	بحث	
81۔	امن عامہ پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	1989
	سوموار، 9۔جنوری 2012	
	جلد 32: شمارہ 21	
82۔	ایجنڈا -----------	2031
83۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	2033
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	2034
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)	
85۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	2035
86۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	2073
87۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت -----------	2100

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
88۔	تھانہ فیروزوالا شیخوپورہ، ڈکیتی مزاحمت پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت و تین افراد شدید زخمی ہونے کی تفصیلات -----------	2104
89۔	ضلع قصور سرائے مغل میں ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر شہری کے قتل کی تفصیلات -----------	2105
	تحاریک استحقاق	
90۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	2106
	تحاریک التوائے کار	
91۔	صوبہ میں جعلی نجومی، عامل اور پیر پولیس کی آشیرباد سے سادہ لوح عوام کو لوٹنے میں مصروف (۔۔۔جاری) -----------	2107
	سرکاری کارروائی	

بحث

92۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال2007، 2008، 2009اور2010
کی رپورٹس پر عام بحث ----------- 2114

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

93۔ نشان زدہ سوال نمبر3854اور5622کے بارے میں
مجلس خصوصی نمبر17کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 2136

94۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس2011کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا
----------- 2136

95۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سال2007، 2008، 2009اور2010
کی رپورٹس پر عام بحث(۔۔۔جاری) ----------- 2137

96۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------- 2144

97۔ انڈکس

1515

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،2۔جنوری2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ وعشر)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈیرہ غازی خان2011(مسودہ قانون نمبر46بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈیرہ غازی خان2011،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی ،ڈیرہ غازی خان 2011منظور کیاجائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب پبلک سروس کمیشن2011(مسودہ قانون نمبر51بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب پبلک سروس کمیشن2011،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خدمات وانتظام عمومی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2011 (مسودہ قانون نمبر 48 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2011 منظور کیا جائے۔

1516

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 43 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) پنجاب انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ 2011 (مسودہ قانون نمبر 38 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) پنجاب انڈسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈرز) پنجاب اندسٹریل اینڈ کمرشل ایمپلائمنٹ 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) میٹرنٹی بینیفٹ، پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 39 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)میٹرنٹی بینفٹ، پنجاب 2011،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)میٹرنٹی بینفٹ، پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون(ترمیم)(ایجوکیشن)ورکرز چلڈرن، پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر 40 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ایجوکیشن)ورکرز چلڈرن، پنجاب 2011،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(ایجوکیشن)ورکرز چلڈرن، پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر 42 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت پنجاب 2011،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

1517

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

سوموار،2۔جنوری2012

(یوم الاثنین،7۔صفر المظفر1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر3بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾
يَسْــَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾

سورۃ الرَّحمٰن26 تا36

جو(مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26)اور تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(28)آسمانوں اور زمینوں میں جتنے لوگ ہیں سب اُسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے(29)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(30)اے دونوں جماعتو!ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں(31)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(32)اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل

جاؤ۔اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں (33) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (34) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے (35) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (36)

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبیؐ سب کرم ہے تمہارا یہ جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا جب سے منگتے تمہارے ہوئے ہیں
دیکھ کر ان کے روضے کے جلوے مجھ کو محسوس یوں ہو رہا ہے
جیسے منظر یہ سارے کے سارے آسماں سے اتارے ہوئے ہیں
ان کے دربار سے جب بھی میں نے پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے خوب میرے گزارے ہو رہے ہیں

سوالات

(محکمہ زکوٰۃ و عشر)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میری طرف سے آپ سب کو نیا سال مبارک ہو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے پاکستان کو ترقی، خوشحالی اور استحکام بخشے اور ہم سب اس کی صحیح معنوں میں خدمت کرتے رہیں۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ زکوٰۃ و عشر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اگر جان کی امان پاؤں تو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔

محترمہ ساجدہ میر: یہی جگہ ہے جہاں پر ہم اپنی بات کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے آپ کی بات کا پتا ہے اور مجھے اس بات پر بہت افسوس ہے، آپ تشریف رکھیں ابھی لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر ضرور دوں گا۔ پہلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر زمر دیا سمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 5889 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔72 فیصل آباد میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5889: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں کتنی ہیں؟

(ب) ان میں کتنی فعال اور کتنی غیر فعال ہیں؟

(ج) ان کمیٹیوں کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) ان کمیٹیوں کے تعاون سے ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی؟

(ہ) کتنی رقم طالب علموں میں تقسیم کی گئی؟

(و) کتنی رقم بیوہ خواتین اور غریب بچیوں کے جہیز کے لئے دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں کل 45 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔72 فیصل آباد میں 45 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں اور فعال ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون 2008 سے ختم ہونے کی وجہ سے وفاقی حکومت نے مالی سال 09۔2008 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو ریگولر مدات میں کوئی رقم جاری نہ کی تھی تاہم سال 10۔2009 کے دوران پی پی۔72 کی کمیٹیوں کو مبلغ 14 لاکھ 65 ہزار 965 روپے کی رقم جاری کی گئی۔

(د) جیسا کہ اوپر وضاحت پیش کر دی گئی ہے کہ سال 09۔2008 میں صوبہ پنجاب کو مستقل مدات میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی تھی جس کی بناء پر اس سال کے دوران غرباء میں کوئی رقم تقسیم نہ کی گئی جبکہ دوران سال 10۔2009 ان کمیٹیوں کے تعاون سے غرباء میں مبلغ 14 لاکھ 62 ہزار 500 روپے تقسیم کئے گئے۔

(ہ) سال 09۔2008 میں تعلیمی وظائف (فنی) کی مد میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ کو 257 طلباء و طالبات کے لئے مبلغ 48 لاکھ 64 ہزار 200 روپے جارے کئے گئے جبکہ دیگر مدات میں کوئی رقم موصول نہ ہوئی تھی لہذا ان مدات میں کوئی رقم جاری نہ کی جا سکی۔

سال 10۔2009 میں پی پی۔72 کے دو تعلیمی اداروں، تین دینی مدارس اور تعلیمی وظائف فنی کی مد میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ کو رقم جاری کی گئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مد	جاری کردہ رقم	تعداد طلباء و طالبات
1۔ تعلیمی وظائف (جنرل)	7 لاکھ 24 ہزار 86 روپے	158
2۔ دینی مدارس	18 لاکھ 43 ہزار 650 روپے	701
3۔ تعلیمی وظائف (فنی)	63 لاکھ 40 ہزار روپے	537

(و) اس حلقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی بیوہ خواتین اور غیر شادی شدہ مستحق بچیوں کے جہیز کے لئے کوئی رقم جاری نہیں کی گئی۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا جناب سپیکر! جز(ہ) میں بتایا گیا ہے کہ سال 10-2009 میں پی پی۔72 کے تعلیمی اداروں جن میں دینی مدارس کو اور فنی تعلیم کی مد میں ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کو وظائف دیئے گئے ہیں اور آگے amount بھی لکھی گئی ہے۔میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے کون سا جز بتایا ہے؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جز(ہ)

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو اس میں جز(ہ) ہے ہی نہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! آخری والا جز ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ definitely آگے سٹوڈنٹس کو individually دیئے جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ دینی مدارس اور عام تعلیمی اداروں میں جو وظائف دیئے جاتے ہیں ان کی amount ایک ہوتی ہے یا علیحدہ ہوتی ہے۔اگر علیحدہ ہوتی ہے تو ہر ادارے کے لئے کتنی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محترمہ نے جو جز(ہ) کے بارے میں پوچھا ہے اس بارے میں عرض ہے کہ جو دینی مدارس یا جو جنرل تعلیمی وظائف ہیں ان کی شرح different ہے فنی تعلیم میں فی بچہ -/2500 روپیہ دیا جاتا ہے، دوسرے تعلیمی وظائف میں پرائمری سے مڈل تک اور ہے،اس کے بعد میٹرک تک different ہے، میٹرک سے گریجویشن تک different ہے اور گریجویشن سے لے کر پوسٹ گریجویشن کے لئے بھی different ہے اور فنی تعلیمی وظائف -/2500 روپیہ فی بچہ دیا جاتا ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: چونکہ میں بھی فیصل آباد سے ہوں اس لئے مجھے یہ ضمنی سوال کرنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ فیصل آباد میں دینی مدارس کو جو amount دی گئی ہے کیا یہ ان میں سے ایک دو دینی مدارس کے نام بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! زکوٰۃ کی مد سے جن دینی مدارس کو یہ amount دی گئی ہے کیا وزیر موصوف ان کے نام بتا سکتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس وقت فوری طور پر تو نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر: یہ سوال پوچھا نہیں گیا تھا اب ضمنی سوال آ گیا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن ابھی ان کو دینی مدارس کے نام دے دیئے جائیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: ادھر سے پوچھ لیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی فرمالیں لیکن اس پر تین ضمنی سوال ہونے والے ہیں۔

جناب پرویز رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! فنی تعلیم وظائف کی مد میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ میں 48 لاکھ 64 ہزار روپیہ دیا گیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا ان وظائف میں غیر مسلم بچوں کے لئے کوئی فنڈ رکھا گیا ہے یا ان میں سے انہیں کوئی ملا ہے یا VTI میں غیر مسلم بچوں کا داخلہ ممکن ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس میں بڑی clear بات ہے کہ زکوٰۃ کا پیسا نہیں دیا جا سکتا چونکہ یہ مسلمان لوگوں کے لئے ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ زکوٰۃ کی مد سے جو VTI میں پیسے آتے ہیں وہ وہاں بچوں کی ٹیکنیکل ٹریننگ کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن کتنی ستم ظریفی ہے کہ اگر غیر مسلم بچے کو زکوٰۃ کی مد سے ٹریننگ کے لئے پیسے نہیں دیئے جا سکتے تو وزیر موصوف صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ غیر مسلم

بچوں کے لئے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سے ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے کون سا بندوبست کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ایک مذہبی معاملہ ہے میرے خیال میں ان کو بھی اس بات کی بڑی اچھی طرح سمجھ ہو گی کہ یہ مذہبی معاملہ ہے اور ہم زکوٰۃ کے پیسوں سے نہیں دے سکتے۔ ہاں اس کے علاوہ دیگر ادارہ جات ہیں جن میں فنی تعلیم دی جاتی ہے جیسا TEVTA وغیرہ ہیں اس میں حکومت پیسے دیتی ہے اور وہاں دروازے کھلے ہیں اور وہاں سے سارے مذاہب کے لوگ لیتے ہیں لیکن چونکہ VTIs میں جو پیسے جاتے ہیں وہ purely زکوٰۃ فنڈ سے جاتے ہیں اور زکوٰۃ فنڈ کے لئے یہ compulsory ہے کہ وہ صرف مسلمانوں میں distribute ہو سکتی ہے اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں جو میرے ناقص علم میں ہے کہ زکوٰۃ کی مد میں جو بھی رقم آتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بات سنیں! جو علم ہی ناقص ہو تو پھر کیا کریں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہ بہت بڑا معزز ایوان ہے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں مذہبی ٹریننگ نہیں دی جاتی بلکہ یہاں ٹیکنیکل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے چونکہ اس مد میں کوئی پیسا نہیں رکھا گیا لہذا ٹریننگ نہیں دی جا سکتی، میری گزارش ہے کہ اس پر ضرور نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم بحیثیت پاکستانی اس ملک کے برابر کے شہری ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ زکوٰۃ کی مد سے غیر مسلم کو پیسے نہیں مل سکتے۔ یہ ایک بہت ہی غلط قسم کا تعصب create کیا گیا ہے۔ اگر ووکیشنل انسٹیٹیوٹس میں مذہب کی بنیاد پر تعصب create کیا جا رہا ہے تو یہ بہت غلط ہے اور میں اس پر علماء کرام کا فتویٰ چاہوں گا، وہ مہربانی کر کے اس ایوان کی رہنمائی کریں کہ آیا زکوٰۃ کی رقم سے غیر مسلم طالب علموں کی مدد کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اگر یہ

درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے غیر مسلم طالب علموں کی مدد نہیں کی جا سکتی تو پھر حکومت پنجاب اس حوالے سے کوئی جامع پالیسی وضع کرے تاکہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں غیر مسلم مستحق بچے بھی تعلیم حاصل کر سکیں اور ان کی مدد کی جا سکے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! مذہب کے حوالے سے بات ہوئی ہے اس لئے میں اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ نے آٹھ چیزیں بتائی ہیں کہ زکوٰۃ کے یہ مصارف ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا اس بارے میں بڑا واضح ارشاد ہے کہ "زکوٰۃ کا پیسا مسلمانوں کے مالداروں سے لیا جائے گا اور مسلمانوں کے غریبوں کو ہی واپس لوٹایا جائے گا" یعنی یہ زکوٰۃ کی رقم ان آٹھ مصارف پر ہی خرچ کی جائے گی اور اس میں تعلیم کی مد بھی موجود ہے لیکن اس میں آپ ﷺ نے یہ شرط لگائی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مسلمانوں کے غریبوں میں ہی تقسیم کی جائے گی۔ ہمارے جو taxes وصول کئے جاتے ہیں اس میں سے غیر مسلم طالب علموں کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں اور ان کی مدد کی جائے۔ شرعی طور پر زکوٰۃ کی رقم سے غیر مسلم کی مدد نہیں کی جا سکتی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں اس حوالے سے مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں، چنیوٹی صاحب نے بڑی وضاحت سے بتا دیا ہے اور میں اس میں صرف یہ اضافہ کروں گا کہ زکوٰۃ کی کٹوتی صرف مسلمانوں سے ہوتی ہے۔ ہم غیر مسلموں سے زکوٰۃ کی کٹوتی نہیں کرتے اور یہ مسلمانوں کو ہی دی جاتی ہے۔ غیر مسلم طلباء کو بیت المال سے امداد دی جاتی ہے۔ یہ بھی حکومت کا ادارہ ہے اور اس میں غیر مسلم طالب علموں کو امداد دینے کی provision موجود ہے۔ میرے بھائی پرویز رفیق صاحب کی بات یقیناً بڑی وزنی ہے۔ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس کمیٹی کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ چونکہ ہم زکوٰۃ کی رقم سے غیر مسلموں کی مدد نہیں کر سکتے لہذا آپ حکومت کی طرف سے کوئی ایسا fund arrange کر دیں کہ جس سے غیر مسلم طالب علموں یا دوسرے مستحق لوگوں کی مدد کی جا سکے۔ اس پر پہلے ہی working ہو رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مقصد کے لئے جلد ہی رقم مختص کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، ڈاکٹر مسرت حسن صاحبہ!

ڈاکٹر مسرت حسن: جناب سپیکر! دینی مدارس کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے تو کیا یہ امداد دینے سے پہلے ان کا curriculum check کیا جاتا ہے کہ وہ وہاں پر کیا کیا پڑھا رہے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس بارے میں بڑی واضح ہدایات ہیں اور دینی مدارس کو امداد دینے کا ایک طریق کار ہے۔ پورے پنجاب میں ہر دینی مدرسہ apply کر سکتا ہے کہ ہمیں آپ اپنے زکوٰۃ دفتر میں رجسٹر کریں۔ جب ان کی طرف سے registration کی درخواست آتی ہے تو سکیورٹی اداروں کے ذریعے ان کی باقاعدہ scrutiny کی جاتی ہے۔ جب اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس ادارے کا امداد لینے کا حق بنتا ہے تو اس کے بعد ان کا curriculum دیکھا جاتا ہے اور اس کے بعد حتمی فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آیا ان کو امداد دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 6037 (معزز خاتون ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد سے دی گئی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*6037: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ضلع فیصل آباد کے کس کس ہسپتال کو سال وار کتنی گرانٹ زکوٰۃ کی مد سے ادا کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ کس کی منظوری سے دی گئی اور کس کس مقصد کے لئے دی گئی؟

(ج) کیا اس گرانٹ کے خرچ کے چیک کا اختیار محکمہ زکوٰۃ کے پاس ہوتا ہے تو اس کی چیکنگ کون کر سکتا ہے؟

(د) ضلع فیصل آباد کے ان ہسپتالوں کو فراہم کی گئی گرانٹ کی چیکنگ کے دوران کتنی رقم کی خورد بُرد پکڑی گئی اور اس کے ذمہ دار کون کون پائے گئے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) دوران سال 09-2008 اور 10-2009 ضلع فیصل آباد کے ہسپتالوں کو جاری کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ہسپتال	2008-09	2009-10
1۔ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال فیصل آباد	50لاکھ	50لاکھ
2۔الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	60لاکھ	60لاکھ
۳۔تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	0	1لاکھ64ہزار250روپے

(ب) قومی سطح کے ہسپتالوں کو یہ گرانٹ مرکزی زکوٰۃ کونسل اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری کو ضلعی زکوٰۃ کمیٹی فیصل آباد کی منظوری سے جاری کی گئی۔ ان ہسپتالوں میں قائم ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیوں نے موصول شدہ گرانٹ کو مستحق مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے ادویات کی شکل میں خرچ کیا۔

(ج) محکمہ زکوٰۃ وعشر کو ان اخراجات کو چیک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔اس کے علاوہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان بھی ان اخراجات کاآڈٹ کرتا ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں ان دو سالوں کے دوران ان ہسپتالوں کی چیکنگ اور دوران آڈٹ برائے سال2008-09اور2009-10 کسی رقم کی خُورد بُرد کی نشاندہی نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر!اس سوال میں زکوٰۃ کی رقم سے مریضوں کے علاج کی بات کی گئی ہے۔ میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ زکوٰۃ کی رقم سے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے کیا یہ سہولت او پی ڈی کے مریضوں کو بھی فراہم کی جاتی ہے یا صرف indoor مریضوں کو دی جاتی ہے؟ہر مریض کی cost of treatment مختلف ہوتی ہے، کسی مریض کی cost of treatment بہت تھوڑی یعنی دو تین ہزار روپے ہو سکتی ہے اور کسی مریض کی ایک لاکھ روپے سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ کسی individual مریض کے لئے زکوٰۃ fund سے علاج کے لئے جو رقم دی جاتی ہے کیا اس کی کوئی limit مقرر ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر ہسپتال کے لئے بستروں کے حساب سے ایک رقم مہیا کر دی جاتی ہے اور ہر ہسپتال میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جہاں پر غریب مریض درخواستیں دیتے ہیں کہ ہم مستحق ہیں اس لئے زکوٰۃ کے پیسوں سے ہمارا علاج کیا جانا چاہئے۔ اس کمیٹی میں اس ہسپتال کا ایم ایس،ایک سینئر ڈاکٹر، سوشل ویلفیئر آفیسر اور مقامی ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔یہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے کہ اس مریض کا زکوٰۃ کے پیسوں سے علاج کیا جانا چاہئے یا

نہیں۔اس میں پیسوں کی کوئی limit نہیں، کمیٹی جس قدر امداد کی سفارش کرتی ہے وہ اس مریض کو مل جاتی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ عام آدمی کو زکوٰۃ دینے کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! زکوٰۃ دینے کے حوالے سے ہماری مختلف مدات ہیں۔گزارہ الاؤنس کے تحت پانچ سو روپے per month دیئے جاتے ہیں۔ مستحق طالب علموں کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔جس طالب علم کے پاس وسائل نہیں ہوتے انہیں ہم زکوٰۃ کے funds سے امداد دیتے ہیں۔طالب علم ادارے سے ایک فارم لیتا ہے اور زکوٰۃ کی ذیلی تنظیم سے اس فارم کو تصدیق کراتا ہے کہ ہاں یہ واقعی مستحق ہے۔اس کے بعد وہ فارم واپس ادارے میں جمع کراتا ہے اور ادارے میں ایک کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس کو ہیڈ ماسٹر head کرتا ہے۔اس کمیٹی سے اگر اس کی recommendation ہو جاتی ہے تو اس طالب علم کو پیسے دے دیئے جاتے ہیں۔فنی تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طالب علموں کو امداد دی جاتی ہے۔یہ امداد ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے ذریعے دی جاتی ہے اس کا بھی یہی طریق کار ہے اور اس میں -/2500 روپے per month دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ہمارا ایک جہیز فنڈ ہے۔غیر شادی شدہ بچیوں کے جہیز کے لئے 10 ہزار روپے دیئے جاتے ہیں۔اس کا طریق کار بھی یہی ہے کہ وہ ہماری مقامی یا ذیلی زکوٰۃ کمیٹی میں درخواست دیتے ہیں اور جب funds available ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مستحق ہیں تو ان کو یہ امداد فراہم کر دی جاتی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! پہلے State Bank سے زکوٰۃ کے cheques issue ہوتے تھے اور پیسے سیدھے غریبوں کے account میں credit کر دیئے جاتے تھے۔یہ طریق کار تو منسٹر صاحب نے بتایا ہی نہیں ہے۔مجھے بتا دیں کہ پچھلے چار سالوں میں کس کو زکوٰۃ کے funds سے امداد ملی ہے؟ پچھلے چار سالوں سے کسی کو کچھ نہیں ملا۔

جناب سپیکر: چلیں، اب تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب نے آپ کو تفصیل سے طریق کار بتا دیا ہے اور آپ نے سُن بھی لیا ہو گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ان کی بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ طریق کار وہی ہے کہ جب کسی کی recommendation ہو جاتی ہے کہ اس کو اتنے پیسے دینے ہیں اُس کو باقاعدہ چیک دیا جاتا ہے۔ سٹیٹ بنک کی instructions ہیں کہ زکوٰۃ کے چیک کے لئے -/100 روپے سے بھی اکاؤنٹ کھلوایا جا سکتا ہے، چیک وہاں پر جمع کرایا جاتا ہے، وہاں پر زکوٰۃ فنڈ سے پیسے automatically چلے جاتے ہیں اور وہاں سے چیک کیش ہو جاتا ہے۔ انہوں نے دوسری بات کی ہے کہ ایک پیسا بھی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ان کی یہ statement ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر کو ان اخراجات کو چیک کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کیا وزیر صاحب مطمئن ہیں کہ جو چیکنگ کی جاتی ہے وہ واقعی ٹھیک ہے اور کیا آڈیٹر جنرل آف پاکستان بھی ان اخراجات کا آڈٹ کرتے ہیں؟ جہاں تک میں جانتی ہوں کہ کوئی آڈیٹر آڈٹ کرتا ہے اور نہ ہی کوئی چیک کرتا ہے۔ یہ سارا فراڈ ہے کیونکہ یہ سارا کچھ ان کی ملی بھگت سے ہوتا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی چیک کیا ہے کہ زکوٰۃ واقعی مستحق لوگوں کو پہنچ رہی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محترمہ نے بڑی اچھی بات کی ہے اور میں ان کو تھوڑی سی وضاحت سے جواب اس لئے دے رہا ہوں کہ شاید ان کو اس کا پورا علم نہیں ہے۔ نچلی سطح پر ہماری ذیلی کمیٹی بہت تھوڑی سی آبادی کو cover کرتی ہے اور وہاں پر اس کمیٹی کے نو ممبر ہوتے ہیں وہ جب ایک شخص کو مستحق قرار دے دیتے ہیں تو یقیناً اُس کی پہلی scrutiny تو وہاں پر ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ہماری ایک انٹرنل آڈٹ ایجنسی ہے جس میں ہمارے اپنے سٹاف کے لوگ ہیں جو ضلعی اور ڈویژن کی سطح پر بھی ہیں، وہ بھی اس کو چیک کرتے ہیں۔ اُس کے بعد پاکستان کی سطح پر جو لوگ اسلام آباد سے آتے ہیں وہ random checking کرتے ہیں کیونکہ وہ تمام کمیٹیوں کی چیکنگ نہیں کر سکتے لیکن وہ اپنے طور پر selection کر کے آڈٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ اُلفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں نے ایک بات پوچھنی تھی کہ جہیز کے لئے جو پیسے دیئے جاتے ہیں اُس کے لئے پہلے تو نکاح نامے کی شرط تھی۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ نکاح کرنے کے لئے بچی کے والدین

کا بعض اوقات 10 ہزار روپے سے زیادہ خرچہ ہو جاتا تھا تو کیا اُن کے لئے نکاح نامے کی شرط ابھی بھی existکرتی ہے اور اگر یہ شرط existکرتی ہے تو محکمے نے اس کو ختم کرنے کے لئے کچھ سوچا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ شرط existنہیں کرتی۔ اگر بچی کا نکاح ہو چکا ہے اور علاقے والے سمجھتے ہیں کہ ان کو زکوٰۃ کے پیسے ملنے چاہئیں تو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں اور جس بچی کا نکاح نہیں ہوا اُس کے لئے ضروری ہے کہ دو مقامی لوگ جن میں سے ایک امام مسجد یا خطیب ہو سکتا ہے وہ اشٹام پیپر لکھ کر دیتے ہیں کہ اگر آپ یہ پیسے دیں گے تو یہ نکاح کے لئے ہی خرچ ہوں گے اور اس پیسے کو misuseنہیں کیا جائے گا۔ اس طرح یہ دونوں طریقوں سے ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک اختر حسین نول صاحب کا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! Question No. 7618, On his behalf(معزز خاتون ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع قصور۔ مستحقین زکوٰۃ کے لئے زکوٰۃ کی رقم کی فراہمی کی تفصیلات

*7618: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور کو سال 2010-11 میں غریب مستحقین کو زکوٰۃ دینے کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔176 قصور میں موجودہ سال میں کتنی رقم زکوٰۃ اور شادی گرانٹ کے لئے دی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں نئی بنائی گئی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام اور پتا جات فراہم کئے جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔176 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا تقرر منصفانہ بنیاد پر نہ کیا گیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع قصور کو سال 2010-11 میں مبلغ 9 کروڑ 16 لاکھ 60 ہزار 9 سو 91 روپے فراہم کئے گئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے:

مدات	رقم
1۔گزارہ الاؤنس	3کروڑ95لاکھ44ہزار2سو96روپے
2۔تعلیمی وظائف(جنرل)	ایک کروڑ18لاکھ63ہزار2سو90روپے
3۔تعلیمی وظائف(دینی مدارس)	52لاکھ72ہزار5سو62روپے
4۔تعلیمی وظائف(فنی)	2کروڑ24لاکھ58ہزار4سو39روپے
5۔ہیلتھ کیئر	39لاکھ54ہزار4سو62روپے
6۔ شادی گرانٹ	52لاکھ72ہزار5سو62روپے
7۔عید گرانٹ	32لاکھ95ہزار3سو80روپے
میزان	9کروڑ16لاکھ60ہزار9سو91روپے

(ب) حلقہ پی پی۔176 میں موجودہ سال میں زکوٰۃ فنڈز سے جاری کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مدات	رقم
1۔گزارہ الاؤنس	35لاکھ60ہزار روپے
2۔ عید گرانٹ	3لاکھ11ہزار5سو روپے
3۔ تعلیمی وظائف(جنرل)	2لاکھ63ہزار7سو روپے
4۔ ہیلتھ کیئر	54ہزار روپے(برائے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹ رادھا کشن)
5۔شادی گرانٹ	1لاکھ90ہزار روپے

(ج) حلقہ پی پی۔176 میں89 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کے چیئرمینوں کے نام اور پتا جات کی یونین کونسل وار تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ حلقہ پی پی۔176 میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا تقرر منصفانہ بنیاد پر نہ کیا گیا ہے۔ تمام مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین / ممبران کا انتخاب منصفانہ طور پر قواعد و ضوابط کے مطابق کیا گیا ہے۔

موجودہ طریق کار کے مطابق مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چناؤ کے لئے باقاعدہ ایک پروگرام جاری کیا جاتا ہے۔متعلقہ حلقے کے لوگ مسجد کے اندر مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کا چناؤ کرتے ہیں کسی قسم کی شکایت کی صورت میں متاثرہ افراد کو موقع دیا جاتا ہے اور شکایات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔اس حلقہ سے متعلقہ تمام شکایات / اپیلیں ماسوائے مقامی زکوٰۃ کمیٹی ظفر کے نمبر2 اور بگھیاڑ مار جن کے کیس سول عدالت قصور میں زیر سماعت ہیں اُن کو قانون کے مطابق نمٹا دیا گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جز(ب) میں پی پی-176 میں دینی تعلیمی وظائف یا فنی تعلیمی وظائف نہیں دیئے گئے یعنی یہاں پر اس کا ذکر نہیں کیا گیا تو میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ یہ وظائف کیوں نہیں دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم پر لازمی نہیں ہے کہ ہم دینی اداروں کو یہ وظائف دیں۔ جب وہ ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوں گے اور درخواست دیں گے تب ہم انہیں یہ وظائف دینے کے پابند ہیں۔ ممکن ہے کہ یہاں کا کوئی ادارہ ہمارے پاس رجسٹرڈ ہی نہ ہو تو اُس کا یہ وظائف دینے کا کوئی تک نہیں بنتا۔ انہوں نے دوسری فنی تعلیم کی بات کی ہے تو وہاں پر اگر کوئی فنی ادارہ ہو گا تو وظائف دیئے جائیں گے چونکہ وہاں پر فنی ادارہ ہے اور نہ کوئی دینی ادارہ ہے اس لئے وہاں پر یہ وظائف نہیں دیئے گئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! پی پی-176 میں کوئی دینی یا فنی ادارہ قائم کرنے کا ان کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہم دینی ادارے نہیں بناتے وہ اپنے طور پر بنے ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت پورے پنجاب میں 154 فنی ادارے ہیں تو مقامی لوگوں کی ضرورت اور کاوش سے فنی ادارہ بنایا جاتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اسی جز(ب) کے پانچ نمبر پر ہے کہ ایک لاکھ 90 ہزار روپے شادی گرانٹ کے لئے دیئے گئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ رقم کتنے لوگوں کو دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! 10 ہزار روپے فی کس کے حساب سے یہ 19 لوگوں کو دیئے گئے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ماشاء اللہ یہ واحد وزیر ہیں جو آج اتنی اچھی تیاری کر کے آئے ہوئے ہیں میں ان کے لئے clapping کرتی ہوں۔ جز(ج) کے جواب میں چیئرمین زکوٰۃ کمیٹیوں کی لسٹ دی گئی ہے تو ان چیئرمینوں کا تعلق کسی سیاسی پارٹی سے ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرے علم میں نہیں ہے کہ معزز ممبر پچھلی اسمبلی میں رہی ہیں یا نہیں لیکن میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جتنے معزز ممبرز ہیں سب کو پتا ہے کہ جتنے چیئرمین ہوتے ہیں وہ حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ذیلی تنظیمیں ہوتی ہیں ان کا باقاعدہ ایک طریق کار کے مطابق انتخاب کرایا جاتا ہے جو مقامی مساجد میں کرائے جاتے ہیں جہاں دعوت عام دی جاتی ہے اور وہاں بیٹھ کر یہ مرحلہ مکمل کیا جاتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! نامزدگی کے لئے کیا criteria ہوتا ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! Criteria وہی ہے جو پچھلے دور اور اس سے پچھلے دور میں بھی رہا ہے، مسلمان ہونا چاہئے، علاقے کے لوگوں کو اس پر اعتماد ہونا چاہئے اور اس پر کرپشن یا کوئی دوسرا کیس نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، سیٹھی صاحب!

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی کے ممبران کی تعداد کیا ہوتی ہے اور اس میں خواتین ممبران اور مرد ممبران کی تعداد کیا ہوتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ زکوٰۃ کمیٹی میں کل نو ممبران ہوتے ہیں جو سات مرد اور دو خواتین ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7980 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7980: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل نے پنجاب بھر سے اکاؤنٹس اینڈ ایڈمن آفیسرز کے لئے کل کتنی ورکشاپس برائے تربیت کا انتظام کیا، نیز یہ ورکشاپس کہاں اور کب منعقد کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل میں کل کتنا سٹاف ہے نیز اس کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے، ہیڈ آفس میں کام کرنے والے عہدے داروں کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر اہتمام ایڈمن اینڈ اکاؤنٹس آفیسرز کی تربیت کے اب تک دس کورسز منعقد کروائے جا چکے ہیں۔ کونسل کے زیر اہتمام سال 2007 میں سٹاف اینڈ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ واقع A-134 انڈسٹریل ایریا، کوٹ لکھپت لاہور کا قیام عمل میں آیا جس کا مقصد ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کے سٹاف کی تربیت کرنا ہے۔ اس وقت سے یہ تربیتی ورکشاپس سٹاف اینڈ ٹیچرز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں منعقد کی جارہی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل میں ریگولر ملازمین کی تعداد 2157 ہے اور اس کا ہیڈ آفس A-134 انڈسٹریل ایریا، کوٹ لکھپت لاہور میں واقع ہے۔ ہیڈ آفس میں کام کرنے والے سٹاف کی تعداد مع عہدہ گریڈ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت جو دس ورکشاپس کرائی گئی تھیں ان پر کل کتنا خرچ آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زکوٰۃ و عشر!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کسی بھی لحاظ سے نہیں بنتا۔ اس کی وجہ ہے کہ اگر یہ سوال پڑھیں تو اس میں لکھا ہے کہ پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل نے پنجاب بھر سے اکاؤنٹس اینڈ ایڈمن آفیسرز کے لئے کل کتنی ورکشاپس برائے تربیت کا انتظام کیا، نیز یہ ورکشاپس کہاں اور کب منعقد کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کے جواب میں dates بھی provide کر دی گئیں اور جہاں جہاں ورکشاپس منعقد کی گئیں وہ بھی provide کر دی گئیں ہیں۔ اب یہ خرچ کی بات کر رہی ہیں تو میرے خیال میں یہ fresh question بنتا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں بنتا بلکہ اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ان کی بات تو کافی حد تک ٹھیک ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اس میں صرف یہ پوچھا گیا ہے کہ یہ کب منعقد کی گئیں ہیں؟اس میں یہ نہیں پوچھا گیا کہ کتنے پیسے لگے اور کیا سلسلہ ہوا۔ان کو ضرورت ہے تو میں تفصیل ان کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!جب کوئی کام ہو گا تو definitely وہ related ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!جب کوئی سیمینار کیا جاتا ہے تو اس پر جو خرچہ آتا ہے تو وہ related ہے۔

جناب سپیکر: کوئی مضائقہ نہیں ہے۔آپ بتائیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!اگر ان کو ضرورت ہے تو میں provide کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!آپ کا اگلا ضمنی سوال ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!مجھے ضرورت تو اس وقت ہے کیونکہ اس پر اگلا ضمنی سوال ہونا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال ٹھیک ہے۔اب آپ اپنا دوسرا ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں اس وقت کتنے ادارے ہیں جو پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کام کر رہے ہیں اور ان میں اکاؤنٹس اینڈ ایڈمن آفیسرز کی کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!یہاں پر جو ادارے موجود ہیں وہاں پر صرف تین سیٹیں خالی ہیں باقی سب پر لوگ موجود ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے پوچھا ہے کہ لاہور ہیں کتنے ادارے ہیں وہ میں بتا دیتا ہوں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!ان کے لئے چٹ آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: ان کا محکمہ ہے، وہ پوچھ سکتے ہیں آپ کیا بات کرتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!یہ پوچھ نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: کوئی حرج نہیں ہے۔انہوں نے آپ کو جواب دینا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!لاہور میں دس ادارے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔
محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ confirm کرنا ہے کہ کیا ان دس اداروں میں تین سیٹیں خالی ہیں؟ کیونکہ اسی سوالات کی کاپی میں اگلے ایک سوال کے جواب میں ایک سیٹ بتائی گئی ہے جبکہ منسٹر صاحب تین سیٹوں کا کہہ رہے ہیں۔
وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! محترمہ صحیح کہہ رہی ہیں کہ ایک ہی سیٹ خالی ہے۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ صحیح کہہ رہی ہیں اور ایک ہی سیٹ خالی ہے۔
جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کس rule کے تحت پوچھ سکتے ہیں یا ان کو بتایا جاتا ہے؟ مجھے اس House میں یہ بتادیں۔
جناب سپیکر: انہوں نے پوچھا نہیں ہے۔
جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ نکال لیں۔ آپ نے خود فرمایا ہے کہ وہ پوچھ سکتے ہیں۔
جناب سپیکر: ان کو ایک information آئی ہے۔ انہوں نے نہیں پوچھا۔
جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا یہ question ہے کہ آیا کس rule کے تحت۔۔۔
جناب سپیکر: انہوں نے نہیں پوچھا۔ ان کو ایک information آسکتی ہے۔
جناب سعید اکبر خان: آپ نے فرمایا ہے کہ وہ پوچھ سکتے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ اس کو challenge کر لیں۔ آپ کی مہربانی۔
جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ House کسی rule کے تابع ہے۔
جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ ان کو ایک information مل گئی ہے، انہوں نے لے لی ہے اس میں کیا حرج ہے؟
جناب سعید اکبر خان: آپ کہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن آپ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ پوچھ سکتے ہیں۔ اگر وہ پوچھ سکتے ہیں تو Rules of Procedure کی یہ ایک book ہے۔
جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔
جناب سعید اکبر خان: قطعاً نہیں پوچھ سکتے، یہ چٹ سسٹم چلتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔آپ تشریف رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: نہیں، میری مہربانی نہیں۔یہ میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں اس پر خود ruling دوں گا۔ میں اس پر اپنی ruling reserve رکھتا ہوں۔ یہ میرا right ہے۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔آپ کی مہربانی،اب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جو کہہ دیا ہے اس کے بعد میں آپ کو ruling دوں گا۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے پتا چلا ہے کہ PVTC کے فنڈز کا مسئلہ ہے جس کے تحت یہ ٹیکنیکل ادارے چلائے جارہے ہیں۔ ہمیں وفاقی حکومت کی طرف سے جو امداد مل رہی ہے یا اس مد میں جو پیسے آرہے ہیں اس میں وفاقی حکومت پورے پیسے نہیں دے رہی ہے جس کی وجہ سے اداروں پر قرض چڑھ رہا ہے، زکوٰۃ کی مد کے پیسے غریبوں کا حق ہے اس کو چلانے کے لئے اور بہتری لانے کے لئے یہ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! ہمیں ایک اور بات بھی کرنی ہے کہ پہلے 20 فیصد فنڈز فنی تعلیم کے لئے مختص کئے جاتے ہیں۔ میری یہ درخواست ہوگی کہ زکوٰۃ کے جتنے فنڈز آتے ہیں ہمیں ٹیکنیکل ایجوکیشن کی پروموشن کے لئے کم از کم اس میں سے 50 فیصد فنی تعلیم کے لئے دینے چاہئیں یا پنجاب ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹوٹس کو دینے چاہئیں جبکہ پہلے 20 فیصد کے قریب خرچ ہو رہا ہے وہ بھی پورا نہیں ہو پا رہا۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ فنڈز کی کمی کا شکار ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کا ضمنی سوال ہے؟ یہ تو آپ کی آدھ گھنٹہ کی تقریر ہو گئی ہے۔آپ to the point بات کریں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ House تمام پنجاب کے مسائل کا Custodian ہے۔ ہمیں قید نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ویسے اِن کی یہ بات اس سے متعلقہ نہیں بنتی مگر آپ کے حکم کے تحت بتاتا ہوں کہ میرے معزز ممبر نے جو بات پوچھی ہے وہ یقیناً اپنی جگہ پر حقیقت رکھتی ہے کہ اس میں جو کمی واقع ہوئی ہے وہ موجود ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد مرکز سے بہت سارے ادارے پنجاب کے تابع آ گئے ہیں جس پر قانون سازی ہو رہی ہے اور انشاء اللہ موجودہ یا آئندہ اجلاس میں

اس پر قانون سازی کر لی جائے گی جس کے بعد پنجاب کی سطح پر اِن تمام مسائل کو ہم خود decide کریں گے کیونکہ اس سے پیشتر جو فیصلے مرکز کی سطح پر ہوتے تھے وہ implement کروانے پڑتے تھے مگر devolution کے بعد اب یہ اختیارات پنجاب کے پاس آ گئے ہیں جس پر باقاعدہ قانون سازی کے بعد implement کرائیں گے۔ میرے بھائی جس طرح بات کر رہے ہیں یقیناً اس میں کمی واقع ہوئی ہے لیکن ہم اسے اپنی سطح پر sort out کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ کیا پنجاب ووکیشنل اتھارٹی کو پورے فنڈز مل رہے ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس طرح تو اگلے سوال نہیں آ سکیں گے۔ اگر انہیں وضاحت چاہئے تو منسٹر صاحب کے چیمبر میں پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ 35 سوالات ہوتے ہیں لہٰذا مہربانی کر کے مختصر ضمنی سوال کریں اور آگے بھی چلنے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آدھا گھنٹہ پہلے ہی یہ لے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آخری ضمنی سوال کر رہے ہیں اور میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بتا دیں کہ اِن فنڈز کی کمی کو کب تک دُور کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا جلدی سے انہیں بتا دیں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اِس وقت موجودہ کمی ہم نے پوری کر لی ہے اور 29 نومبر 2011 کو وہ فنڈز جاری کر دیئے تھے۔ اب قانون سازی کے بعد چونکہ ہمارے تحت یہ معاملہ آ جائے گا انشاء اللہ اس کو بھی بیٹھ کر طے کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسداللہ صاحب کا ہے۔

چودھری محمد اسداللہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8486 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد، ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیلات

*8486: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ضلع حافظ آباد کے ہسپتالوں کو زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہر ضلع کو آبادی کی بنیاد پر زکوٰۃ بجٹ فراہم کرتی ہے، اگر ہاں تو ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتال اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کو کس شرح سے رقم فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال استعمال کردہ فنڈز کی ماہانہ رپورٹ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کرنی ہوتی ہے، ماہانہ رپورٹ نہ ملنے پر کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی جس کی بناء پر مرکزی زکوٰۃ کونسل نے سال 09-2008 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو فنڈز فراہم نہیں کئے تھے۔ تاہم سال 10-2009 کے لئے ضلع حافظ آباد کو صحت کی مد میں مبلغ 6 لاکھ 93 ہزار 210 روپے کی رقم موصول ہوئی جس میں سے مبلغ 5 لاکھ 47 ہزار 5 سو روپے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال حافظ آباد کو جاری کئے گئے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہر ضلع کو آبادی کی بنیاد پر زکوٰۃ بجٹ فراہم کرتی ہے جبکہ ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں کو بستروں کی بنیاد پر درج ذیل شرح سے زکوٰۃ فنڈ جاری کئے جاتے ہیں۔

1	ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال	-/20 روپے یومیہ فی بستر
2	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال	-/15 روپے یومیہ فی بستر

(ج) یہ درست ہے کہ ضلع زکوٰۃ کمیٹی جن ہسپتالوں کو فنڈز جاری کرتی ہے ہسپتال انتظامیہ نے استعمال کردہ فنڈز کی ماہانہ رپورٹ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو باقاعدگی سے ارسال کرنا ہوتی ہے۔ ماہانہ رپورٹ نہ ملنے کی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلعی ہیڈکوارٹر کو -/20 روپے یومیہ فی بستر اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں -/15 روپے یومیہ فی بستر دیئے جاتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ -/15 اور -/20 روپے یومیہ کس سال میں مقرر ہوا تھا اور کیا اس amount کو بڑھانے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتائیں کہ یہ کس سال میں شروع ہوا تھا اور کیا آپ اس کو بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! مجھے سال کا تو نہیں پتا کہ کب شروع ہوا تھا مگر amount بڑھانے کے حوالے سے اِن کی بات relevant ہے اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ یہ بہت کم پیسے ہیں جنہیں بڑھانا چاہئے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رقم اس لئے mention نہیں کی گئی کہ ایک بستر پر جو مریض ہے اُس کے لئے -/20 روپے ہی دیئے جائیں گے بلکہ جتنے بستروں کا وہ ہسپتال ہوتا ہے اُس کے حساب سے یہ پیسے جاری کئے جاتے ہیں اور وہ تمام رقم ایک مستحق مریض یا دس مریضوں کو بھی دی جا سکتی ہے لہذا میں اِن کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ پیسے بہت کم ہیں۔ ہم نے پنجاب کی سطح پر اس پر کام کرنا ہے اور میں گارنٹی سے کہتا ہوں کہ ہم انشاء اللہ اس رقم کو بڑھائیں گے۔

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ندیم خادم: جناب سپیکر! یہاں پر ابھی تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بات ہوئی ہے تو میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ ہمارے جہلم کے جتنے بھی تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہیں وہاں اگر کوئی بھی زکوٰۃ کا مستحق مریض جاتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملتا مگر ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال میں جس مریض کی سفارش ہوتی ہے اُس کو ادویات وغیرہ دے دی جاتی ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال میں جتنے بھی مریض فارم بھرنے کے بعد declare ہو جائیں کہ یہ مریض زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اُن تمام مریضوں کا علاج مفت ہو جائے کیونکہ مفت علاج ابھی تک نہیں ہو رہا اور جن کی سفارش ہوتی ہے اُن کا مفت علاج ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بات درست نہیں ہے کہ سفارش کے طور پر علاج کیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ ناسور تو ہر جگہ پر پھیلا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود ہسپتال میں چیئر مین، ممبران، ایم ایس، ایک ڈاکٹر اور ایک سوشل سکیورٹی آفیسر پر مشتمل کمیٹی ہوتی ہے جو وہاں مل بیٹھ کر مریض کو مستحق قرار دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری ذیلی کمیٹی بھی اُس مریض کو مستحق قرار دیتی ہے۔ انہوں نے دوسری بات پوچھی ہے کہ کیا تمام مستحق قرار دیئے جانے والے مریضوں کو accommodate کیا جاتا ہے تو اِن وسائل میں رہتے ہوئے نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک تحصیل ہیڈکوارٹر یا ایک ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بات نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات ہے۔ جب ضلعی سطح پر تمام مدات میں equal distribution ہوتی ہے تو آبادی کے حساب سے کی جاتی ہے لہذا جتنے پیسے ایک ہسپتال میں جاتے ہیں اُس کے حساب سے تمام مریض مستحق قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، سیٹھی صاحب! آپ کا کیا ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! جز (ج) کے آخر پر جواب دیا گیا ہے کہ ماہانہ رپورٹ نہ ملنے کی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اب تک کتنے ہسپتالوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال نے استعمال کردہ ماہانہ فنڈز کی ماہانہ رپورٹ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کرنی ہوتی ہے، ماہانہ رپورٹ نہ ملنے پر کیا کارروائی کی جاتی ہے؟ یہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کتنے ہسپتالوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے یہ اس سوال سے relevant نہیں ہے۔ البتہ دوسری بات اِن کی relevant ہے جسے میں تسلیم کرتا ہوں کہ یقیناً اس جواب میں اس لحاظ سے کمی ہے کہ یہاں پر پورا procedure نہیں لکھا گیا کہ اگر ماہانہ رپورٹ نہیں ملتی تو محکمہ کو کیا کرنا چاہئے؟ چونکہ جواب میں یہ تحریر نہیں ہے اس لئے میں زبانی بتا دیتا ہوں کہ جب پتا چلتا ہے کہ رپورٹ نہیں آئی تو پھر فوراً بعد ہمارا سب سے پہلا action یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ ہسپتال کے ایم ایس کی انکوائری کر کے رپورٹ لیتے ہیں۔ اگر انکوائری کے بعد خاطر خواہ یا مناسب جواب نہ آئے تو پھر ہم دیگر فنڈز جاری کرنے سے روک دیتے ہیں تاوقتیکہ وہ پچھلے معاملات clear نہ کر لے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

چودھری محمد اسد اللہ: سوال نمبر 8487 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد، تعلیمی وظائف کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*8487: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 09-2008 اور 10-2009 میں تعلیمی وظائف کی مد میں ضلع حافظ آباد کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا مذکورہ بالا عرصہ میں تعلیمی وظائف کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں تھیں اگر ہاں تو کتنی اور ان میں کتنے افراد کو امداد دی گئی اور کتنی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ج) ان درخواستوں کی منظوری دینے والی کمیٹی یا اتھارٹی کے نام کیا ہیں؟

(د) مالی امداد لینے کے لئے طریق کار بیان فرمائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع حافظ آباد کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران تعلیمی وظائف کی مد میں مندرجہ ذیل رقم فراہم کی گئی۔

مد	2008-09	2009-10
تعلیمی وظائف (جنرل)	0	20لاکھ 79ہزار 630روپے
تعلیمی وظائف (دینی مدارس)	0	9لاکھ 24ہزار 284روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	97لاکھ 53ہزار 1سو 69روپے	1کروڑ 41لاکھ 57ہزار 80روپے

(ب) وفاقی حکومت نے مالی سال 09-2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) فنڈز کا اجراء نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع بشمول ضلع حافظ آباد کو تعلیمی وظائف (جنرل) و دینی مدارس کی مد میں فنڈز کا اجراء ممکن نہ ہو سکا۔ تاہم اس سال کے دوران ضلع حافظ آباد میں تعلیمی وظائف (فنی) کے اداروں میں زیر تعلیم 325 مستحق طلباء و طالبات کو امداد دی گئی۔

سال 10-2009 کے دوران تعلیمی وظائف (جنرل) کی مد میں 4627 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 2330 مستحق طلباء کو امداد جاری کی گئی جبکہ بقیہ 2297 درخواستوں کو

فنڈز کی کمی کی وجہ سے وظائف کا اجراء نہ ہو سکا۔ سال 10-2009 کے دوران ضلع حافظ آباد میں فنی تربیتی ادارہ جات میں 437 طلباء و طالبات زیر تعلیم تھے جنہیں -/2500 روپے ماہانہ کے حساب سے تعلیمی وظائف (فنی) کی مد میں مالی امداد فراہم کی گئی۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ VTIs یا دیگر اداروں میں تمام مستحق طلباء کو وظائف کا اجراء کیا جاتا ہے لیکن فنڈز کی کمی، تعلیمی وظائف کی مختص شرح یا طلباء کی مقررہ تعداد متجاوز ہونے پر زائد درخواستوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

(ج) سرکاری تعلیمی اداروں اور دینی مدارس میں زیر تعلیم طلباء کے لئے صوبائی زکوٰۃ کونسل، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں منظوری دیتی ہے جبکہ فنی تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلباء کو فنڈز کے اجراء کے لئے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی منظوری دیتی ہے۔

(د) زکوٰۃ فنڈ سے تعلیمی وظائف کی مد میں مالی امداد حاصل کرنے کا حسب ذیل طریق کار ہے۔

(i) تعلیمی وظائف (جنرل)

مستحق طلباء و طالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ تعلیمی ادارہ (سکول / کالج / یونیورسٹی) کے سربراہ کو جمع کرواتے ہیں۔ تعلیمی ادارہ کی سکالر شپ کمیٹی جو مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل ہوتی ہے۔ درخواستوں / فارمز کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کر کے فارمز ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کئے جاتے ہیں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ان فارموں کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اس کی منظوری کے لئے سفارش کرتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی موصولہ درخواستوں کے مطابق فنڈز کے اجراء کے لئے فہرست تعلیمی ادارہ جات صوبائی زکوٰۃ کونسل کو ارسال کرتی ہے اور صوبائی زکوٰۃ کونسل کی حتمی منظوری کے بعد ضلعی زکوٰۃ کمیٹی متعلقہ تعلیمی اداروں کو مستحق طلباء کے لئے چیک جاری کرتی ہے۔ بعد ازاں اسکالرشپ کمیٹی مستحق طلبا کو وظائف کی ادائیگی کرتی ہے۔

1) ادارہ کا انچارج
2) کلاس ٹیچر
3) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کا نامزد کردہ ممبر یا چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی جس علاقہ میں ادارہ واقع ہے یا مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر جسے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی نامزد کرے۔

(ii) وظائف برائے طلباء (دینی مدارس)

مستحق طلباء و طالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ دینی مدرسہ کے سربراہ کو جمع کرواتے ہیں۔ مدرسہ کی اسکالرشپ کمیٹی جو درج ذیل افراد پر

مشتمل ہوتی ہے۔ درخواستوں / فارمز کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کرکے کیس ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کوارسال کئے جاتے ہیں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ان فارموں کی جانچ پڑتال کرنے کے بعداس کی منظوری کے لئے سفارش کرتی ہے۔

ضلعی زکوٰۃ کمیٹی موصولہ درخواستوں کے مطابق فنڈز کے اجراء کے لئے کیس صوبائی زکوٰۃ کونسل کو ارسال کرتی ہے اور صوبائی زکوٰۃ کونسل کی حتمی منظوری کے بعد ضلعی زکوٰۃ کمیٹی متعلقہ تعلیمی اداروں کو مستحق طلباء کے لئے چیک جاری کرتی ہے۔ بعدازاں اسکالرشپ کمیٹی مستحق طلبا کو وظائف کی ادائیگی کرتی ہے۔

1) مہتمم مدرسہ

2) کلاس ٹیچر

3) ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کانامزد کردہ ممبر یامدرسہ کے علاقہ کاچیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی یا چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کانامزد کردہ ممبر

(iii) تعلیمی وظائف (فنی)

مستحق طلباء وطالبات اپنے علاقہ کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی سے استحقاق کا تعین کروانے کے بعد فارم متعلقہ تعلیمی ادارہ (سکول / کالج / یونیورسٹی) کے سربراہ کو جمع کرواتے ہیں۔ تعلیمی ادارہ کی اسکالرشپ کمیٹی درخواستوں / فارمز کی منظوری دیتی ہے اور مستحق طلباء کی فہرست تیار کرکے فارمز ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کئے جاتے ہیں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ان فارموں کی جانچ پڑتال کرنے کے بعداس کی منظوری کے لئے سفارش کرتی ہے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی موصولہ درخواستوں کے مطابق فنڈز کے اجراء کے لئے فہرست تعلیمی ادارہ جات صوبائی زکوٰۃ کونسل کو ارسال کرتی ہے اور صوبائی زکوٰۃ کونسل کی حتمی منظوری کے بعد ضلعی زکوٰۃ کمیٹی متعلقہ تعلیمی اداروں کو مستحق طلباء کے لئے چیک جاری کرتی ہے۔ بعدازاں اسکالرشپ کمیٹی مستحق طلبا کو وظائف کی ادائیگی کرتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا اِس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس میں تعلیمی وظائف کے حوالے سے تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کو جو رقم سکالرشپ کے لئے مہیا کی جاتی ہے کیا وہ رقم تعلیمی

ادارے کے مالک یا ہیڈ ماسٹر کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے اور کیا وہ Cheque کی شکل میں دیتا ہے یا اپنی مرضی سے distribute کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا طریق کار یہ ہے کہ جب بچے کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے وہ کسی بھی standard میں ہوں، وہ ایک فارم پُر کراتے ہیں جس کی تصدیق وہ اپنی ذیلی کمیٹی سے کروا کر اپنے ادارے میں جمع کروا دیتے ہیں۔ جب وہ فارم اکٹھے ہو جاتے ہیں تو پھر متعلقہ تعلیمی ادارے کے ہیڈ ماسٹر کی زیر صدارت ایک Scrutinise Committee ہوتی ہے جس میں زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر اور سکول کے اساتذہ بھی اُس کمیٹی میں شامل ہوتے ہیں جو تمام دی گئی درخواستوں کو scrutinise کرتے ہیں پھر اُس میں سے مستحق لوگوں کی تعداد deduct کر لی جاتی ہے۔ جب تعداد deduct کر لی جاتی ہے تو پھر اس کی پوری رقم بنائی جاتی ہے تا کہ ڈسٹرکٹ باڈی کو request کریں کہ وہ رقم مہیا کر دی جائے، تو وہ رقم کی اطلاع ڈسٹرکٹ باڈی کو دی جاتی ہے اور ڈسٹرکٹ باڈی اپنے طور پر اس کی ایک رپورٹ تیار کرتی ہے اور جب رپورٹ ہو جاتی ہے تو پھر یہ صوبائی سطح کی کمیٹی کو بھیجی جاتی ہے جہاں سے اس کی approval ہوتی ہے اور پھر وہ ڈسٹرکٹ میں جاتی ہے جہاں سے ادارے میں جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: میرے سوال کا نمبر 8830 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد۔زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8830: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر نے کتنی رقم سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران تقسیم کی؟

(ب) اس ضلع میں کتنی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کس کس کمیٹی کے چیئرمین کام کر رہے ہیں اور کس کس کمیٹی کے چیئرمین نہ ہیں؟

(د) اس ضلع میں سال 09-2008 کے دوران کتنی رقم خورد برد ہوئی؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کے تعاون سے خواتین کے لئے کون کون سے ادارے چلا رہی ہے؟

(و) زکوٰۃ وعشر کی مد سے فیصل آباد ضلع کے مختلف ہسپتالوں کو کتنی رقم دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران تقسیم کردہ زکوٰۃ فنڈز کی سال وار اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2009-10	2010-11
گزارہ الاؤنس	4کروڑ 36لاکھ 53ہزار 180روپے	8کروڑ 92لاکھ 60ہزار 980
تعلیمی وظائف (جنرل)	62لاکھ 92ہزار 930روپے	22لاکھ 59ہزار 264روپے
دینی مدارس	43لاکھ 54ہزار 200روپے	1کروڑ 04لاکھ 49ہزار روپے
ہیلتھ کیئر	1لاکھ 64ہزار 250روپے	6لاکھ 57ہزار روپے
شادی گرانٹ	0	66لاکھ 60ہزار روپے
تعلیمی وظائف (فنی)	4کروڑ 52لاکھ 42ہزار 500روپے	5کروڑ 10ہزار 200روپے
میزان	9کروڑ 97لاکھ 07ہزار 60روپے	16کروڑ 67لاکھ 34ہزار 174روپے

(ب) ضلع فیصل آباد میں 1387 مقامی زکوٰۃ وعشر کمیٹیاں ہیں۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں 1374 زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کے چیئرمین کام کر رہے ہیں اور بقیہ 13 کمیٹیوں کی تشکیل مختلف وجوہات کی بناء پر نہ ہو سکی لہذا ان کے چیئرمین کام نہیں کر رہے ہیں۔ ان کمیٹیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں سال 09-2008 کا آڈٹ ہو چکا ہے اور دوران آڈٹ کسی بھی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ وعشر کے تعاون سے پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت مندرجہ ذیل ادارے چلائے جا رہے ہیں۔ جن میں خواتین کو بھی مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

1- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد۔
2- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ۔
3- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ۔
4- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستارہ کالونی۔
5- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراؤنڈ۔
6- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن۔
7- ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ

ان اداروں میں خواتین کو جو ہنر سکھائے جاتے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1)	کمپیوٹر آپریٹر	2)	کمپیوٹر ایپلیکیشن
3)	ڈریس میکنگ	4)	بیوٹیشن
5)	فوڈ کوکنگ اینڈ کچن مینجمنٹ	6)	ایمبرائیڈری
7)	ہینڈ ایمبرائیڈری	8)	ڈیٹا بیس مینجمنٹ
9)	انڈسٹریل گارمنٹ سٹیچنگ		

(و) زکوٰۃ وعشر کی مد سے ضلع فیصل آباد کے مختلف ہسپتالوں کو سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران جاری شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام ہسپتال	2009-10	2010-11
الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	60لاکھ	60لاکھ
ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال	50لاکھ	50لاکھ
تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال سمندری	1لاکھ 64ہزار 250	3لاکھ 28ہزار 500
تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ	0	3لاکھ 28ہزار 500

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جز (الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "2009-10 کے اندر 62 لاکھ 92 ہزار 930 روپے تعلیمی وظائف کے لئے دیئے گئے جبکہ کل خرچہ 9 کروڑ 97 لاکھ 7 ہزار سات روپے تھا، 2010-11 کے اندر کل خرچہ 16 کروڑ سے زائد تھا تو 22 لاکھ 59 ہزار 264 روپے دیئے گئے"۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کن حالات کے اندر اتنی کمی واقع ہوئی کیا تعلیم کی وقعت کم ہو گئی، وہاں پر خرچہ کم ہو گیا یا لوگ وہاں پر موجود نہیں تھے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میجر صاحب نے بڑی relevant بات کی ہے اور یقیناً جب یہ بات ہمارے سامنے آئی تو اس پر ہم نے غور و خوض کیا اور اس کا بڑا مختصر جواب اس لحاظ سے ہے کہ وہاں پر ہمارے انچارج ڈسٹرکٹ زکوٰۃ آفیسر اپنی ڈیوٹی صحیح طور پر سرانجام نہ دے سکے۔ 2009-10 میں 62 لاکھ روپے دی گئی اور جب ان سے inquire کیا گیا، اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ تعلیمی ادارہ request بھیجتا ہے جس پر ہم خود جا کر سروے نہیں کرتے اور خود نہیں کہتے کہ اتنے پیسے جا کر لے لیں بلکہ ادارے کے انچارج صاحبان نے interest نہیں لیا اور ہمیں demand نہیں بھیجی اس لئے وہاں پر کم گیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جواب دل کو نہیں لگا لیکن میں تسلیم کر لیتا ہوں کیونکہ یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی نے interest نہیں لیا۔ اگر ضلعی زکوٰۃ آفیسر کا کہیں کہ اس نے interest نہیں لیا تو میں مان لیتا ہوں لیکن اگر کہیں کہ اداروں کے سربراہوں نے interest نہیں لیا تو چونکہ ایک ادارہ تو نہیں ہے سینکڑوں ادارے help لے رہے ہیں اور سب نے ہی interest نہیں لیا تو یہ بات نہیں ہے۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (و) کے اندر "زکوٰۃ و عشر فیصل آباد کے ہسپتالوں میں، قانون یہ ہے اور اصول یہ ہے کہ فی بستر ہر ہسپتال کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ آپ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ کو دیکھیں کہ 2009-10 میں زیرو ہے، وہ کن حالات میں ہوئی، کیا وہاں بھی ادارے کے سربراہ نے interest نہیں لیا؟ فیصل آباد کے اندر غلام محمد آباد میں ایک سو بستروں سے زائد کا ہسپتال ہے، تحصیل چک جھمرہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے، تحصیل تاندلیانوالہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے لیکن تینوں ہسپتالوں کا یہاں پر کوئی ذکر نہیں کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ کیوں نہیں دی گئی اور اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میجر صاحب نے ہمیشہ بڑی positive چیزوں کی نشاندہی کی ہے اور انکوائری بھی بڑی اچھی طرح کرتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہوا کہ انہوں نے کہا کہ جواب میرے دل کو نہیں لگا لیکن ان کے دل کو لگی والی بات، میں وہ بھی پوری کرنا چاہتا ہوں کہ 2010-11 میں پیسے کم آئے تھے جس کی وجہ سے یہ کمی واقع ہوئی مگر distribution بھی ایک وجہ بنی لیکن ایک خالی وہ وجہ نہیں تھی دوسری یہ بھی تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ کی بات کی کہ یہاں پر 2009-10 میں پیسے نہیں دیئے گئے۔ یہی پوچھا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جڑانوالہ کو 2009-10 میں اور چک جھمرہ، غلام محمد آباد اور تاندلیانوالہ کے ہسپتالوں کو 2009-10 اور 2010-11 میں کوئی رقم دی گئی؟

جناب سپیکر: ان کا ذکر نہیں ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ ہماری مقامی ضلعی کمیٹی کا فیصلہ ہوتا ہے کہ اگر ان کے پاس بڑے ہسپتالوں سے پیسے بچ جائیں جو کہ بیڈ کے حساب سے انہیں distribute کرتے ہیں تو پھر ان کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ وہ کس ہسپتال کو دیتے ہیں اور کسے نہیں

دیتے اور اسی وجہ سے وہ شاید رہ گئے ہوں گے۔ یقیناً وہاں پر درخواستیں تو گئی ہوں گی لیکن مقامی ضلعی کمیٹی کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ علاج معالجے کے جو پیسے بچ جائیں تو پھر کسی بھی تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کو دے سکتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 8486 کے جواب میں صفحہ پانچ پر جائیں تو وہاں پر ہے کہ "جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ قواعد وضوابط کے مطابق ہر ضلع کو آبادی کی بنیاد پر زکوٰۃ بجٹ فراہم کرتی ہے جبکہ ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں کو بستروں کی بنیاد پر درج ذیل شرح سے زکوٰۃ فنڈز جاری کئے جاتے ہیں۔" اسی جواب کو میرے جواب کے ساتھ link کریں تو میرا خیال ہے کہ ان ہسپتالوں کے ساتھ زیادتی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے سوال پر رہیں آگے نہ جائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! لیکن یہ بھی تو اس House کی پراپرٹی ہے جو جواب دیا گیا ہے اور میں نے اس جواب کو consider کرنا ہے۔ یہ میرے لئے ایک نئی اطلاع تھی کہ یہ category ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! وہ سوال بتائیں کہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: صفحہ پانچ پر کیا جواب دیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس صفحہ کو دیکھوں گا تو بتاؤں گا کیونکہ ابھی تو میں اس سوال کا جواب دیکھ رہا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں 13 کمیٹیاں ابھی تشکیل نہیں دی گئیں اور وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ الیکشن کے وقت جھگڑا ہوا اور آج الیکشن کو دو سال ہو گئے ہیں تو کیا اس عرصہ میں وہ جھگڑا نمٹایا نہیں گیا اور ان کمیٹیوں کے علاقوں کے مستحقین کو کیوں محروم رکھا جا رہا ہے کیونکہ اب تک ان کمیٹیوں کے الیکشن نہیں ہو سکے اور یہ الیکشن کب تک ہو جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر figure دیکھ لیا جائے تو 1387 کل کمیٹیاں ہیں جن میں سے 1374 کمیٹیاں بن چکی ہیں اور معزز ممبران کو پتا ہے کہ ایک ایک کمیٹی پر کتنا جھگڑا ہوتا ہے اور کس طرح ان مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا land mark ہے کہ 1387 میں سے 1374 کمیٹیاں بن گئی ہیں اور صرف 13 بقایا رہتی ہیں تو میں اس کے لئے انہیں surety دیتا ہوں کہ اسی ماہ میں یہ مکمل ہو جائیں گی۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد نوید انجم: شکریہ۔ جناب سپیکر! فیصل آباد میں 1387 زکوٰۃ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں تو کیا یہ بات درست ہے کہ ان کی حد بندی 1979 کے مطابق ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کی حد بندی کا طریق کار یہ نہیں ہے جو یہ بتا رہے ہیں بلکہ طریق کار یہ ہوتا ہے کہ آبادی کی بنیاد پر کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے تو یہ پوچھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو بات آپ بتا رہے ہیں اس کے مطابق نہیں ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! 1979 کی حد بندی کے مطابق پورے پنجاب میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں اور اس کے بعد 32 سال سے کمیٹیوں کی نئی حد بندی کیوں نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اپنی بات کو repeat کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی حد بندی کوئی نہیں ہوتی جیسے کسی الیکشن کی حد بندی ہوتی ہے کہ اس علاقے سے فلاں علاقے تک ہوتا ہے یہ آبادی کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے اور یقیناً اس میں increase اور decrease بھی ہوتی ہے لیکن آج کل آبادی کا تناسب بڑھ رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ جس طرح 1979 میں حد بندی مقرر کی گئی تھی کیا ابھی تک اسی کے مطابق ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس کی حد بندی ہوتی ہی نہیں ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! 1979 میں تشکیل دی گئی تھی اب اس حد بندی کو ختم کریں۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اب انہوں نے سوال ٹھیک کیا ہے پہلے یہ غلط کر رہے تھے۔ یقیناً یہ جو بات کہہ رہے ہیں یہ اسی طرح چلی آ رہی ہے۔ یہ ادارہ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت چلتا رہا ہے اس میں یقیناً بہت سی کمیاں موجود ہیں جو پنجاب کی سطح پر حل ہونے والی ہیں۔ انشاء اللہ جیسے ہی یہ Bill پاس ہو جائے گا اس کے بعد ہم بیٹھ کر اس میں جو جو کمیاں ہیں انہیں دور کر دیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! 1979 میں پاکستان کی آبادی 11 کروڑ سے بھی کم تھی اور آج 18 کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ جس جس یونین کونسل میں کمیٹیاں تین، دو، پانچ، چھ تھیں آج بھی اسی حالت میں ہیں کیا حکومت انہیں review کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات میں نے بڑی وضاحت سے کر دی تھی لیکن یہ دوبارہ مجھ سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے ہمارے level پر یہ اختیار ہی نہیں تھا کہ ہم اس میں کوئی رد و بدل کر سکیں۔ اب چونکہ یہ معاملہ پنجاب کی سطح پر آ گیا ہے میں ان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم اس میں یقیناً رد و بدل کریں گے اور اس کو مناسب سطح پر لے کر آئیں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اب یہ کب تک کر لیں گے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری بات پوچھنی ہے۔

جناب سپیکر: بات نہ پوچھیں بلکہ ضمنی سوال کریں۔ جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! (شور وغل)

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! نوید انجم صاحب پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب تک ہو جائے گا؟ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اسی اجلاس یا اگلے اجلاس میں اس کا Bill آ رہا ہے جیسے ہی یہ House سے منظور ہو جائے گا اس کے بعد کر دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (د) میں۔۔۔ (شور وغل)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب کا مائیک خود بخود کیسے open ہو گیا ہے، جبکہ میں گھنٹے سے کھڑی ہوں، میرا مائیک کیوں نہیں کھولا گیا؟ یہ انصاف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں نے شیخ صاحب کو floor دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (د) میں کہا گیا ہے کہ ۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، مجھے ان کی بات سننے دیں۔(شور وغل)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کی اجازت کے بغیر ان کا مائیک کیسے open ہو گیا؟

جناب سپیکر: میری اجازت کے بغیر نہیں ہوتا، میں نے انہیں اجازت دی ہے۔ آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: آپ بھی خیال کیا کریں، یہ discretion ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو floor دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات سنیں، میں آپ کی بات بھی سنوں گا۔(شور وغل)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ ناانصافی ہے ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران محترمہ سیمل کامران اور ڈاکٹر سامیہ امجد واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: پریس گیلری والے بھی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ میں رانا محمد افضل، چودھری عبدالغفور اور نولاٹیا صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ پریس والوں کو بلا کر لائیں۔ یہ کیوں واک آؤٹ کر گئے ہیں، ہمیں تو پتا نہیں ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جز (د) میں لکھا ہے کہ 09-2008 کا آڈٹ ہو چکا ہے۔ دوران آڈٹ کسی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے اور یہ پورے پنجاب پر لاگو ہوتا ہے کہ کیا یہ routine audit ہوتا ہے یا alternate audit ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ دو قسم کے آڈٹ ہوتے ہیں۔ ایک internal ہوتا ہے اور دوسرا اسلام آباد سے آڈٹ کیا جاتا ہے۔ اس کا بھی اسی طرح سے آڈٹ ہوا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا سوال یہ نہیں ہے۔ کارپوریٹ لاء کہتا ہے کہ تین سال بعد آپ آڈٹ کا ادارہ بدلیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر روٹین آڈٹ ہو رہا ہے تو اس کی ایک فیس مقرر ہے۔ پیسے دو اور آڈٹ کرا لو۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیا alternate audit کا کوئی خیال ہے کہ باہر سے audit team لا کر تین سال بعد آڈٹ کروایا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آڈٹ دو طریقوں سے ہوتے ہیں ایک آڈٹ Internal Auditors کرتے ہیں اور دوسرا آڈیٹر جنرل random pick کرتے ہیں اور ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہیں مرضی جا کر چیک کریں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک، وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: محکمہ زکوٰۃ و عشر کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8831: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ کے کتنے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں سے سالانہ کتنے طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

(ہ) ان اداروں کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات بتائیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں مزید ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام سات فنی تربیتی ادارہ جات اور دو سٹلائیٹ سنٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ
1۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد (مین)۔ نیو لائنز گورائیہ چوک اسلام نگر فیصل آباد۔
2۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستارہ کالونی۔ پی 71 ستارہ کالونی رسالہ والا روڈ فیصل آباد۔
3۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈی گراونڈ۔ 24اے پیپلز کالونی فیصل آباد۔
4۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ دھوبی گھاٹ۔ بالمقابل بی سی ٹاور جناح کالونی دھوبی گھاٹ۔
5۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جڑانوالہ۔ 240ج ب گلسر موڑ لاہور روڈ جڑانوالہ۔
	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھڑیانوالا (سیٹلائیٹ یونین کونسل نمبر 21 کھڑیانوالا۔
6۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ماموں کانجن۔ جامع روڈ طارق کالونی ماموں کانجن۔
7۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ستیانہ۔ یونین کونسل بلڈنگ نزد بس سٹاپ ستیانہ۔
	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چک نمبر 97ج ب (سیٹلائیٹ) تحصیل جڑانوالہ۔

(ب) ان اداروں میں طلباء و طالبات کو 24 مختلف ٹریڈز میں فنی تعلیم دی جا رہی ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں 1384 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ طالب علموں کی ادارہ اور ٹریڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں پیش کیا جا چکا ہے۔

(ہ) ان اداروں کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ادارہ	2009-10	2010-11
1۔	VTI دھوبی گھاٹ	53لاکھ 19ہزار 478روپے	60لاکھ 13ہزار 138روپے
2۔	VTI فیصل آباد۔	79لاکھ 27ہزار 692روپے	92لاکھ 72ہزار 856روپے
3۔	VTI جڑانوالہ۔	1کروڑ 10لاکھ 92ہزار 514روپے	1کروڑ 09لاکھ 83ہزار 126روپے
4۔	VTI ماموں کانجن۔	42لاکھ 38ہزار 214روپے	42لاکھ 14ہزار 28روپے
5۔	VTI ستیانہ۔	65لاکھ 44ہزار 964روپے	55لاکھ 95ہزار 263روپے
6۔	VTI ستارہ کالونی۔	35لاکھ 86ہزار 296روپے	32لاکھ 72ہزار 263روپے
7۔	VTI ڈی گراونڈ۔	33لاکھ 58ہزار 178روپے	33لاکھ 34ہزار 522روپے
	میزان	4کروڑ 20لاکھ 67ہزار 356روپے	4کروڑ 26لاکھ 85ہزار 196روپے

(و) عمارات اور فنڈز کی دستیابی پر اس ضلع میں مزید ادارے ترجیحاً تحصیل سمندری میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم کئے جا سکتے ہیں جہاں کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں ہے۔

ضلع وہاڑی۔ محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت کام کرنے والے ادارے و دیگر تفصیلات

*9285: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت کون کون سے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان اادروں میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں گریڈ وار اور خالی اسامیاں گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) ان اداروں کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

(و) ان اداروں سے سالانہ کتنے طالب علم تعلیم حاصل کرکے فارغ ہوتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع وہاڑی میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام درج ذیل فنی تربیتی ادارہ جات چل رہے ہیں۔ جن میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ وظیفہ اور تربیت سے متعلقہ دیگر اشیاء مہیا کی جاتی ہیں۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وہاڑی۔

2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لڈن۔

3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سردارپور جھنڈیر میلسی۔

(ب) ان اداروں میں جو ہنر سکھائے جاتے ہیں ان کی ادارہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ادارہ	تفصیل ہنر
VTI وہاڑی	(1) موٹر سائیکل مکینک (2) کشیدہ کاری (3) ڈریس میکنگ (4) کمپیوٹر اپلیکیشن اینڈ آفس پروفیشنل (5) الیکٹریکل
VTI لڈن	(1) موٹر سائیکل مکینک (2) الیکٹریکل (3) کمپیوٹر اپلیکیشن اینڈ ڈیٹا مینجمنٹ (4) کشیدہ کاری (5) ڈریس میکنگ
VTI سردارپور جھنڈیر میلسی	(1) ڈریس میکنگ

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی ادارہ وار تعداد حسب ذیل ہے۔

	نام ادارہ	طالب علموں کی تعداد
1	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وہاڑی	234
2	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ لڈن	140
3	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سردارپور جھنڈیر میلسی	40

(د) ان اداروں میں تعینات اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں و خالی اسامیوں کی گریڈ وار ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں کے سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات اور آمدن کی ادارہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ادارہ	آمدن		اخراجات	
	2009-10	2010-11	2009-10	2010-11
VTI وہاڑی	75 لاکھ 95 ہزار روپے	64 لاکھ 05 ہزار روپے	73 لاکھ 40 ہزار روپے	57 لاکھ 80 روپے
VTI سردارپور جھنڈیر	13 لاکھ 72 ہزار 5 سو روپے	13 لاکھ 52 ہزار 5 سو روپے	13 لاکھ 72 ہزار 5 سو روپے	13 لاکھ 52 ہزار 5 سو روپے
VTI لڈن	57 لاکھ 08 ہزار 3 سو 33 روپے	42 لاکھ 75 ہزار روپے	57 لاکھ 08 ہزار 3 سو 33 روپے	42 لاکھ 40 ہزار روپے
میزان	1 کروڑ 46 لاکھ 75 ہزار 8 سو 33 روپے	1 کروڑ 20 لاکھ 32 ہزار 5 سو روپے	1 کروڑ 44 لاکھ 20 ہزار 8 سو 33 روپے	1 کروڑ 13 لاکھ 72 ہزار 5 سو روپے

(و) ان اداروں سے سال 10۔2009 اور 11۔2010 میں تعلیم حاصل کر کے فارغ ہونے والے طالب علموں کی ادارہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام وی ٹی آئی	2009۔10	2010۔11
VTI وہاڑی	146	167
VTI سردارپور جھنڈیر میلسی	38	37
VTI لڈن	93	129

ضلع گوجرانوالہ میں زکوٰۃ و عشر کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9315: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ادارے چل رہے ہیں جن میں فنی تعلیم دی جا رہی ہے ان اداروں کے نام بتائیں؟

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی فنی تعلیم دی جاتی ہے؟

(د) ان اداروں سے سالانہ کتنے طالب علم حصول علم کے بعد فارغ ہوتے ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام تین فنی تربیتی ادارہ جات چل رہے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ۔
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وزیر آباد۔
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کامونکی۔

(ب) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی ادارہ وار تعداد درج ذیل ہے۔

	نام ادارہ	تعداد طلباء
1۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ۔	258
2۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وزیرآباد۔	124
3۔	ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کاموکی	272

(ج) ان اداروں میں مندرجہ ذیل ٹریڈز میں فنی تعلیم دی جاتی ہے۔

(1)	کمپیوٹر ہارڈویئر اینڈ نیٹ ورک پروفیشنل	(2)	کمپیوٹر ایپلیکیشن اینڈ آفس پروفیشنل۔
(3)	ڈومیسٹک ٹیلرنگ۔	(4)	ریپیئر اینڈ مینٹیننس آف الیکٹریکل۔
(5)	ایمبرائیڈری۔	(6)	کلینیکل اسسٹنٹ۔
(7)	بیوٹیشن۔	(8)	آٹوکیڈ
(9)	ڈریس میکنگ	(10)	امپورٹ ایکسپورٹ پروسیجر ڈاکومینٹیشن
(11)	انڈسٹریل الیکٹریشن	(12)	ویلڈر/فیبریکٹر

(د) ان اداروں سے سالانہ فارغ التحصیل طلباء و طالبات کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع وہاڑی، پی پی۔233 میں زکوٰۃ وعشر کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9560: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔233 وہاڑی میں کتنی زکوٰۃ وعشر کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(ج) کس کس کمیٹی کے چیئرمین کا تقرر نہ ہوا ہے؟

(د) ان کمیٹیوں کو سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ہ) یہ کمیٹیاں فی کس کتنی رقم تقسیم کر سکتی ہیں؟

(و) یہ کمیٹیاں کس کس مقصد کے لئے امداد دے سکتی ہیں اور ان کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پی پی۔233 وہاڑی میں 86 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔

(ب) ان میں 81 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں فنکشنل ہیں جبکہ 5 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں نان فنکشنل ہیں۔

(ج) اس حلقہ میں 5 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں نان فنکشنل ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1)	EB/329	(2)	435/EB بھلران والی
(3)	مجاہد کالونی شمالی	(4)	یوسف آباد
(5)	کے (K) بلاک		

(د) ان کمیٹیوں کو سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران فراہم کردہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

مد	2009-10	2010-11
گزارہ الاؤنس	15لاکھ 12ہزار روپے	28لاکھ 80ہزار روپے
شادی گرانٹ	ایک لاکھ 60ہزار روپے	5لاکھ روپے

(ہ) مقامی زکوٰۃ کمیٹی گزارہ لاؤنس کی مد میں -/500روپے ماہانہ فی مستحق جبکہ شادی گرانٹ برائے مستحق خواتین کے لئے 10ہزار روپے فی مستحق جاری کر سکتی ہے۔

(و) مقامی زکوٰۃ کمیٹی گزارہ الاؤنس اور شادی گرانٹ کی مدات میں، ضلعی زکوٰۃ کمیٹی سے موصولہ فنڈز کا اجراء حسب ذیل طریقہ سے کرتی ہے۔

گزارہ الاؤنس۔

درخواست گزار سادہ کاغذ پر مقامی کمیٹی کے نام درخواست بمع کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ جمع کراتا ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی مستحقین میں سے مستحق ترین افراد کا چناؤ کر کے دستیاب بجٹ کے مطابق مستحقین کو فنڈز کا اجراء کرتی ہے اور ہر مستحق کو -/500روپے ماہانہ گزارہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔

شادی فنڈ۔

مستحق بچیوں کی شادی کے لئے اس مد میں دس ہزار روپے بچی کے والد یا سرپرست کو دیئے جاتے ہیں۔ امداد کے حصول کے لئے درخواست گزار اپنی درخواست کے ساتھ بچی کے نکاح نامہ کی نقل /اشٹام پیپر بابت فراہمی نکاح نامہ بعد از نکاح اور محکمہ کا وضع کردہ مخصوص فارم پر کر کے بمع شناختی کارڈ مقامی زکوٰۃ کمیٹی میں جمع کراتا ہے۔ مقامی کمیٹی مستحق کے استحقاق کے تعین کے بعد فارم کی تصدیق کرتی ہے اور اپنے اجلاس کی کارروائی کی نقل لف کر کے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کر دیتی ہیں۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی تمام کمیٹیوں سے موصولہ درخواستوں کا جائزہ لے کر دستیاب بجٹ کے مطابق درخواستوں کی منظوری دیتی ہے۔ بعدازاں مقامی کمیٹی کے توسط سے متعلقہ مستحقین کو فنڈز کا اجراء بذریعہ کراس چیک کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور۔محکمہ زکوٰۃ و عشر کے تحت چلنے والے اداروں کی تفصیلات

*9577: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے تحت کتنے ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں اس وقت کتنے طالب علم کس کس سکیل میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(ج) ان اداروں میں انچارج ادارہ کی اسامیاں کس گریڈ کی ہیں اور ان پر تعیناتی کے لئے کیا تعلیم، گریڈ اور تجربہ کی ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت ان اداروں کے انچارج صرف مطلوبہ تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ مع تجربہ کے حامل افراد کو لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی پڑی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام دس فنی تربیتی ادارہ جات چل رہے ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گورنر ہاؤس، لاہور
2۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گرین ٹاؤن، لاہور
3۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سمن آباد، لاہور
4۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ مانگا منڈی
5۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ نین سکھ، لاہور
6۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ٹاؤن شپ، لاہور
7۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ شادمان، لاہور
8۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بلیانوالہ کھوہ لاہور
9۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سپیشل ہاؤس لاہور
10۔ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ والٹن، لاہور

(ب) ان اداروں میں 2219 طلباء و طالبات مختلف ٹریڈز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس میں انچارج ادارہ کی اسامیاں E1 (پرنسپل کیٹگری۔1) اور E2 (پرنسپل کیٹگری۔II) گریڈ کی ہیں۔ E1 اور E2 گریڈ کی اسامیوں پر براہ راست تعیناتی کے لئے کسی تسلیم شدہ ادارے سے B.Thech, M.Com, B.Sc, Hons, Master in Tech. MBA, MPA, MBE, Engineering کی تعلیم درکار ہے جبکہ E1 گریڈ کے لئے بعد از مطلوبہ تعلیم پانچ سال اور E2 گریڈ کے لئے بعد از مطلوبہ تعلیم ایک سال کا تجربہ درکار ہے۔

(د) ان اداروں میں مطلوبہ تعلیمی معیار و تجربہ کے حامل افراد کی تعیناتی کی جاتی ہے اور آئندہ بھی ان اسامیوں پر میرٹ کے مطابق تقرری کی جائے گی۔

(ہ) ان اداروں میں تین اسامیاں خالی ہیں، جن کی ادارہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

	نام ادارہ	نام اسامی	تعداد
1۔	VTI، سپیشل ہاؤس	لیب اسسٹنٹ انڈسٹریل گارمنٹس سٹیچنگ	1
2۔	VTI، گورنر ہاؤس	جونیئر انسٹرکٹر، کلینکل اسسٹنٹ کورس	1
3۔	VTI، سمن آباد	ایڈمن اینڈ اکاؤنٹس آفیسر	1

ضلع راولپنڈی، فراہم کی گئی رقم و تقسیم کی تفصیلات

*9605: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ زکوٰۃ و عشر کو مالی سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم سالانہ وصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم خورد برد ہوئی ہے، اس خورد برد کے ذمہ دار کون کون افراد / سرکاری ملازمین ہیں؟

(ہ) کیا حکومت خورد برد کردہ رقم ان سے واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی راولپنڈی کو مالی سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران بالترتیب 8 کروڑ 58 لاکھ 49 ہزار 9 سو 82 روپے اور 14 کروڑ 27 لاکھ 40 ہزار 354 روپے وصول ہوئے جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2009-10	2010-11
1-گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 79 لاکھ 94 ہزار 6 سو 33 روپے	5 کروڑ 59 لاکھ 89 ہزار 2 سو 66 روپے
2-تعلیمی وظائف (جنرل)	83 لاکھ 98 ہزار 3 سو 90 روپے	ایک کروڑ 67 لاکھ 96 ہزار 7 سو 80 روپے
3-دینی مدارس	37 لاکھ 32 ہزار 6 سو 79 روپے	74 لاکھ 65 ہزار 2 سو 20 روپے
4-صحت	27 لاکھ 99 ہزار 4 سو 63 روپے	55 لاکھ 98 ہزار 9 سو 72 روپے
5-جہیز فنڈ	37 لاکھ 32 ہزار 6 سو 33 روپے	74 لاکھ 65 ہزار 2 سو 20 روپے
6-جذامی مریضوں کی امداد	9 لاکھ 75 ہزار 4 سو روپے	12 لاکھ روپے
7-تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	2 کروڑ 83 لاکھ 24 ہزار 7 سو 51 روپے	3 کروڑ 9 لاکھ 94 ہزار 5 سو 49 روپے

8-عید گرانٹ	—	46لاکھ 65ہزار 08سو 3روپے
9-سٹیشنری	5لاکھ 83 ہزار روپے	0
10-پرنٹنگ	3لاکھ 49ہزار 8سو روپے	0
11-تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف (ضلعی)	5لاکھ 81ہزار 6سو روپے	8لاکھ 84ہزار 7سو روپے
12-تنخواہ زکوٰۃ کلرکس	79لاکھ 56ہزار روپے	ایک کروڑ 9لاکھ 98ہزار روپے
13-تنخواہ ڈویژنل آڈٹ سٹاف	3لاکھ 37ہزار 08روپے	4لاکھ 97ہزار 3سو 44روپے
14-ڈیلی الاؤنس (ڈویژنل سٹاف)	84ہزار 6سو 25روپے	84ہزار 5سو روپے
15-سپلیمنٹری گرانٹ	0	1لاکھ روپے
میزان	8کروڑ 58لاکھ 49ہزار 9سو 82روپے	14کروڑ 27لاکھ 40ہزار 354روپے

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران ضلع راولپنڈی میں بالترتیب مبلغ 5کروڑ 94لاکھ 52ہزار 7سو 45 روپے اور 11کروڑ 79لاکھ 64ہزار 2سو 33روپے کی رقم غرباء میں تقسیم کی گئی جس کی سال اور مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2009-10	2010-11
1-گزارہ الاؤنس	2کروڑ 79لاکھ 84ہزار روپے	5کروڑ 59لاکھ 80ہزار روپے
2-تعلیمی وظائف (جنرل)	47لاکھ 39ہزار 6سو 82روپے	83لاکھ 69ہزار 5سو 42روپے
3-دینی مدارس	37لاکھ 32ہزار 6سو 28روپے	58لاکھ 90ہزار 4سو 57روپے
4-صحت	27لاکھ 95ہزار 35روپے	43لاکھ 95ہزار 35روپے
5-جہیز فنڈ	37لاکھ 30ہزار روپے	67لاکھ روپے
6-جذامی مریضوں کی امداد	9لاکھ 75ہزار 4سو روپے	12لاکھ روپے
7-عید گرانٹ	- - - - - -	46لاکھ 65ہزار 5سو روپے
8-تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	2کروڑ 83لاکھ 23ہزار 5سو روپے	3کروڑ 7لاکھ 63ہزار 6سو 99روپے
میزان	7کروڑ 22لاکھ 80ہزار 2سو 45روپے	11کروڑ 79لاکھ 64ہزار 2سو 33روپے

(ج) زکوٰۃ فنڈ سے کسی بھی سرکاری ملازم کو تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے ادا نہیں کیا جاتا کیونکہ ان ملازمین کی تنخواہیں اور ٹی اے/ڈی اے سرکاری بجٹ سے ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی قسم کی خورد برد کا کوئی واقعہ سامنے نہ آیا ہے۔

(ہ) فی الوقت مذکورہ عرصہ کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی قسم کی خورد برد کا کوئی واقعہ سامنے نہ آیا ہے۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا تو متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کو فنکشنل کرنے کا معاملہ

*9614: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی بہاؤالدین کی ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی مکمل نہ ہے جس کا نوٹیفکیشن روکا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی کمیٹی کے نہ ہونے کی وجہ سے لوکل کمیٹیاں بھی فنکشنل نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وجہ سے اس ضلع میں پچھلے تین سال سے زکوٰۃ کی تقسیم مستحقین میں نہ ہوئی ہے؟

(د) اس کمیٹی کا نوٹیفکیشن جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کا کب تک نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی منڈی بہاؤالدین مکمل اور اس کی تشکیل کا نوٹیفکیشن نمبری SO Z&U 3-36/2010/1362 مورخہ 16۔جولائی 2011 جاری ہو چکا ہے۔

(ب) ضلع منڈی بہاؤالدین میں 400 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جو تشکیل پا چکی ہیں۔

(ج) وفاقی حکومت نے مالی سال 09۔2008 کے لئے صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) زکوٰۃ فنڈز کا اجراء نہ کیا تھا لہذا ضلع منڈی بہاؤالدین میں تعلیمی وظائف (فنی) کی مد سے مستحق طلباء و طالبات کے لئے مبلغ ایک کروڑ 44 لاکھ 98 ہزار روپے کی رقم کا اجراء کیا گیا جبکہ سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران تقسیم کردہ فنڈز کی مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2009-10	2010-11
1-گزارہ الاؤنس	95 لاکھ 04 ہزار روپے	ایک کروڑ 92 لاکھ روپے
2-تعلیمی وظائف (جنرل)	18 لاکھ 50 ہزار 6 سو 28 روپے	38 لاکھ 60 ہزار 7 سو 16 روپے
3-دینی مدارس	12 لاکھ 73 ہزار 7 سو 25 روپے	25 لاکھ 74 ہزار 4 سو 50 روپے
4-ہیلتھ کیئر	3 لاکھ 65 ہزار روپے	7 لاکھ 30 ہزار روپے
5-شادی گرانٹ	12 لاکھ 80 ہزار روپے	25 لاکھ 70 ہزار روپے
6-تعلیمی وظائف (فنی)	1 کروڑ 43 لاکھ 11 ہزار 5 سو 43 روپے	1 کروڑ 44 لاکھ 32 ہزار 500 روپے
7-عید گرانٹ	0	16 لاکھ روپے
میزان	2 کروڑ 85 لاکھ 84 ہزار 8 سو 96 روپے	3 کروڑ 49 لاکھ 75 ہزار 666 روپے

(د) اس کمیٹی کا نوٹیفکیشن جاری نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز اس کا کب تک نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا؟ جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

صوبہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل و دیگر تفصیلات

*9640: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں زکوٰۃ کمیٹیاں قائم کر دی گئیں ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ہر ضلع کے لئے مختص زکوٰۃ متعلقہ اضلاع کو وار سال کر دی گئی ہے اور مستحقیق میں تقسیم کا عمل شروع ہو چکا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) پنجاب میں کل 24421 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 23226 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور 1195 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں تشکیل کے مراحل میں ہیں۔ علاوہ ازیں 36 ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں میں سے 32 ضلع کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور بقیہ ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل جلد مکمل ہو جائے گی۔

(ب) جی ہاں صوبہ کے تمام اضلاع کو فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان فنڈز کی مستحقین میں تقسیم جاری ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 11-2010، پنجاب میں زکوٰۃ سے جہیز کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*9641: چوہدری ظہیر الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا زکوٰۃ فنڈ سے مستحقین کی غیر شادی شدہ بچیوں کی شادی کے لئے امداد دی جاتی ہے؟

(ب) سال 11-2010 میں کل کتنی رقم جہیز اور بچیوں کی شادی کے لئے تقسیم کی گئی، ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) مستحقین کی غیر شادی شدہ بچیوں کی شادی کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے 10 ہزار روپے فی مستحق امداد مہیا کی جاتی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 11-2010 کے دوران ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو شادی گرانٹ کی مد میں مبلغ 16 کروڑ 33 لاکھ 81 ہزار روپے جاری کئے گئے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کے میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع خانیوال، زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*9642: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں سال 11-2010 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ سال میں کتنی کتنی رقم کس کس مد میں خرچ کی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ میں زکوٰۃ کی تقسیم میں خُورد بُرد کے بہت سے واقعات سامنے آئے ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع خانیوال میں 11-2010 کے دوران زکوٰۃ کی مد میں مبلغ 8 کروڑ 65 لاکھ 14 ہزار 408 روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2010-11
1-گزارہ الاؤنس	3 کروڑ 44 لاکھ 28 ہزار 151 روپے
2-تعلیمی وظائف (جنرل)	1 کروڑ 03 لاکھ 28 ہزار 389 روپے
3-دینی مدارس	45 لاکھ 90 ہزار 438 روپے
4-صحت	34 لاکھ 42 ہزار 844 روپے
5-جہیز فنڈ	45 لاکھ 90 ہزار 411 روپے
6-تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	1 کروڑ 90 لاکھ 95 ہزار 294 روپے
7-عید گرانٹ	28 لاکھ 69 ہزار 31 روپے
8-تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	71 لاکھ 49 ہزار 850 روپے
9-دیگر	20 ہزار
میزان	8 کروڑ 65 لاکھ 14 ہزار 408 روپے

(ب) مذکورہ سال میں خرچ کردہ رقم کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2010-11
1-گزارہ الاؤنس	2 کروڑ 97 لاکھ 34 ہزار روپے
2-تعلیمی وظائف (جنرل)	0
3-دینی مدارس	45 لاکھ 89 ہزار 434 روپے
4-صحت	15 لاکھ 48 ہزار روپے
5-جہیز فنڈ	32 لاکھ 40 ہزار روپے
6-تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل)	1 کروڑ 43 لاکھ 10 ہزار 260 روپے
7-عید گرانٹ	24 لاکھ 40 ہزار 5 سو روپے

8۔ تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	71لاکھ 49ہزار 850روپے
9۔ دیگر	20ہزار روپے
میزان	6کروڑ 30لاکھ 32ہزار 44روپے

(ج) فی الوقت مذکورہ عرصہ کے دوران زکوٰۃ کی تقسیم میں کسی قسم کی خورد برد کا کوئی واقعہ سامنے نہ آیا ہے۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا تو متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ضلع راولپنڈی، زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*9643: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کے لئے زکوٰۃ کی مد میں سال 11-2010 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) مندرجہ بالا رقم سے تعلیمی وظائف اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو کتنی کتنی رقم دی گئی ہے اور کتنی رقم ان دونوں مدات میں تقسیم ہو چکی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

الف) ضلع راولپنڈی کے لئے زکوٰۃ کی مد میں سال 11-2010 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

فاضل ایوان کی اطلاع کے لئے پیش ہے کہ ضلع راولپنڈی کو سال 11-2010 کے لئے زکوٰۃ کی مد میں مبلغ 14کروڑ 27 لاکھ 40ہزار 354روپے کی رقم موصول ہوئی جس کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	2010-11
1۔ گزارہ الاؤنس	5کروڑ 59لاکھ 89ہزار 2سو 66روپے
2۔ تعلیمی وظائف (جنرل)	ایک کروڑ 67لاکھ 96ہزار 7سو 80روپے
3۔ دینی مدارس	74لاکھ 65ہزار 2سو 20روپے
4۔ صحت	55لاکھ 98ہزار 9سو 72روپے
5۔ جہیز فنڈ	74لاکھ 65ہزار 2سو 02روپے
6۔ جذامی مریضاں	12لاکھ روپے
7۔ تعلیمی وظائف (فنی)	3کروڑ 9لاکھ 94ہزار 5سو 49روپے
8۔ عید گرانٹ	46لاکھ 65ہزار 08سو 03روپے
9۔ تنخواہ آڈٹ سٹاف (ضلعی)	8لاکھ 84ہزار 7سو روپے
10۔ تنخواہ فیلڈ زکوٰۃ کلرکس	1کروڑ 09لاکھ 98ہزار روپے
11 تنخواہ ڈویژنل آڈٹ سٹاف	4لاکھ 97ہزار 3سو 44روپے
12۔ ڈی اے ڈویژنل آڈٹ سٹاف	84ہزار 5سو روپے
13۔ سپلیمنٹری گرانٹ	1لاکھ روپے
میزان	14کروڑ 27لاکھ 40ہزار 354روپے

(ب) مندرجہ بالا رقم سے تعلیمی وظائف اور مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ذریعے مستحقین میں تقسیم کی گئی رقم کی مدوار تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	مختص کردہ رقم
تعلیمی وظائف	
1۔تعلیم وظائف (جنرل)	83لاکھ69ہزار5سو42روپے
2۔تعلیمی وظائف (فنی)	3کروڑ07لاکھ63ہزار6سو99روپے
3۔دینی مدارس	58لاکھ90ہزار4سو57روپے
مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں	
1۔گزارہ الاؤنس	5کروڑ59لاکھ80ہزار روپے
2۔جہیز فنڈ	67لاکھ روپے
3۔جذامی مریض	12لاکھ روپے
4۔عید گرانٹ	46لاکھ65ہزار05سو روپے
میزان	11کروڑ35لاکھ69ہزار1سو98روپے

بہاولنگر، تعلیمی اداروں کو فراہم کی گئی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*9894: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ وعشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 10-2009 کے دوران کل کتنی گرانٹ ضلع بہاولنگر کے کس کس تعلیمی ادارے کو فراہم کی گئی؟

(ب) یہ گرانٹ ان اداروں کو کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ان اداروں میں یہ گرانٹ خرچ کرنے کی اجازت کون دیتا ہے؟

(د) کیا اس گرانٹ کا آڈٹ ہوتا ہے تو یہ آڈٹ کون کرتا ہے؟

(ہ) ان اداروں کو گرانٹ کس حساب سے کس کی منظوری سے دی گئی؟

(و) کس کس ادارے کے آڈٹ کے دوران رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع بہاولنگر نے سال 10۔2009 میں 145 تعلیمی اداروں کو مبلغ 51 لاکھ 46 ہزار 2 سو 72 روپے جاری کئے گئے۔ان اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ گرانٹ ان اداروں کے مستحق طلباء و طالبات کو وظائف کی ادائیگی کے لئے فراہم کی گئی تھی۔

(ج) اداروں میں مورا سکالرشپ کمیٹی جو سربراہ ادارہ کلاس ٹیچر اور متعلقہ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین پر مشتمل ہوتی ہے، یہ گرانٹ خرچ کرنے کی مجاز ہے۔

(د) اس گرانٹ کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے اور یہ آڈٹ ڈائریکٹوریٹ آف زکوٰۃ آڈٹ کرتا ہے۔

(ہ) ان اداروں کو مختلف مدارج کے طلباء کی تعداد و شرح وظیفہ کے مطابق گرانٹ جاری کی جاتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1	پرائمری تا مڈل	75/- روپے ماہانہ
2	ہائی سکول	112/- روپے ماہانہ
3	انٹرمیڈیٹ اینڈ گریجویٹ	375/- روپے ماہانہ
4	پوسٹ گریجویٹ	750/- روپے
5	انجینئرنگ / میڈیکل کالجز اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹیز	874/- روپے ماہانہ
6	کمپیوٹر سائنسز	874/- روپے ماہانہ

نوٹ: ضلع زکوٰۃ کمیٹی کی منظوری کے بعد تعلیمی وظائف کی فہرست صوبائی زکوٰۃ کونسل کی حتمی منظوری کے لئے ارسال کی جاتی ہے۔کونسل کی منظوری کے بعد ضلع کمیٹی متعلقہ اداروں کو وظائف کی رقم کے چیک جاری کرتی ہے۔

(و) سال 10۔2009 کے دوران تعلیمی ادارہ جات کو جاری کردہ گرانٹ کا آڈٹ کرایا جا رہا ہے۔ تاحال کسی بھی ادارہ میں رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ضلع بہاولنگر کو زکوٰۃ فنڈ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*9895: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر کو سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم تنخواہوں/ٹی اے، ڈی اے اور گاڑیوں کے پٹرول/مرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کے دفاتر کی تزئین وآرائش پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی، ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کتنی رقم غرباء، مساکین، یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کی گئی؟

(و) کیا ان سالوں کے دوران زکوٰۃ کی رقم کا آڈٹ ہوا تو کتنی رقم کی خُورد بُرد کا انکشاف ہوا اور کتنے سرکاری ملازمین وچیئر مین زکوٰۃ وعشر کے خلاف کیا کیا قانونی کارروائی ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ وعشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع بہاولنگر کو سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران موصولہ رقم کی سال اور مد وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	2009۔10	2010۔11
1۔	گزارہ الاؤنس	ایک کروڑ71لاکھ55ہزار463روپے	3کروڑ43لاکھ10ہزار930روپے
2۔	تعلیمی وظائف (جنرل)	51لاکھ46ہزار639روپے	1کروڑ02لاکھ93ہزار278روپے
3۔	دینی مدارس	22لاکھ87ہزار404روپے	45لاکھ74ہزار780روپے
4۔	ہیلتھ کیئر	17لاکھ15ہزار546روپے	34لاکھ31ہزار120روپے
5۔	جہیز گرانٹ	22لاکھ87ہزار432روپے	45لاکھ74ہزار780روپے
6۔	تعلیمی وظائف (فنی)	2کروڑ30لاکھ51ہزار910روپے	2کروڑ23لاکھ23ہزار848روپے
7۔	عید گرانٹ	0	28لاکھ59ہزار263روپے
8۔	تنخواہ فیلڈ کلرکس	73لاکھ44ہزارروپے	1کروڑ01لاکھ52ہزارروپے
9۔	تنخواہ آڈٹ سٹاف	5لاکھ27ہزارروپے	7لاکھ79ہزار750روپے
10۔	پرنٹنگ	3لاکھ22ہزار8سوروپے	0
11۔	سٹیشنری	5لاکھ38ہزارروپے	0
12۔	سپلیمنٹری گرانٹ	0	1لاکھ85ہزارروپے
13۔	میزان	6کروڑ03لاکھ76ہزار194روپے	9کروڑ34لاکھ84ہزار749روپے

(ب) ان دو سالوں کے دوران زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو تنخواہوں ٹی اے/ڈی اے اور گاڑیوں کے پٹرول/مرمت پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	2009۔10	2010۔11
1۔	تنخواہ فیلڈ کلرکس	73لاکھ36ہزار740روپے	1کروڑ01لاکھ34ہزار651روپے

2۔	تنخواہ آڈٹ سٹاف	5لاکھ 27ہزار روپے	7لاکھ 79ہزار 750روپے
3۔	ٹی اے/ڈی اے	0	0
4۔	پٹرول	0	49ہزار 795روپے
5۔	گاڑیوں کی مرمت	0	0
6۔	میزان	78لاکھ 63ہزار 740روپے	1کروڑ 09لاکھ 64ہزار 196روپے

(ج) ان دو سالوں کے دوران کسی افسر کے دفتر کی تزئین و آرائش پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) ان دو سالوں کے دوران جن ہسپتالوں کو رقم جاری کی گئی ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	2009-10	2010-11
1۔	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بہاولنگر	9لاکھ 23ہزار 450روپے	18لاکھ 46ہزار 900روپے
2۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال منچن آباد	1لاکھ 09ہزار 500روپے	2لاکھ 19ہزار روپے
3۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں	1لاکھ 64ہزار 250روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
4۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد	1لاکھ 64ہزار 250روپے	3لاکھ 28ہزار 005روپے
5۔	تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال فورٹ عباس	1لاکھ 64ہزار 250روپے	3لاکھ 28ہزار 500روپے
6۔	میزان	15لاکھ 25ہزار 700روپے	30لاکھ 51ہزار 400روپے

(ہ) ان سالوں کے دوران غرباء مساکین، یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کردہ رقم کی مد اور سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	مد	2009-10	2010-11
1۔	گزارہ الاؤنس	1کروڑ 64لاکھ 85ہزار روپے	3کروڑ 43لاکھ 05ہزار روپے
2۔	تعلیمی وظائف (جنرل)	51لاکھ 46ہزار 272روپے	44لاکھ 56ہزار 872روپے
3۔	دینی مدارس	22لاکھ 86ہزار 225روپے	45لاکھ 73ہزار 800روپے
4۔	ہیلتھ کیئر	15لاکھ 25ہزار 7سو روپے	30لاکھ 51ہزار 400روپے
5۔	جہیز گرانٹ	22لاکھ 80ہزار روپے	45لاکھ 70ہزار روپے
6۔	تعلیمی وظائف (فنی)	2کروڑ 30لاکھ 40ہزار روپے	1کروڑ 89لاکھ 92ہزار 500روپے
7۔	عید گرانٹ	0	26لاکھ 05ہزار روپے
8۔	میزان	5کروڑ 07لاکھ 63ہزار 197روپے	6کروڑ 86لاکھ 84ہزار 572روپے

(و) ان سالوں کے دوران جاری کردہ زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ کرایا جا رہا ہے تاحال کسی خورد برد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ضلع چنیوٹ: زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کی تفصیلات

*9918: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل کتنی زکوٰۃ عشر کمیٹیاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) سال 2010-11 کے دوران حکومت پنجاب کی طرف سے ان کمیٹیوں کو کل کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ج) ان کمیٹیوں کے چیئر مینوں کے نام اور پتاجات کیا ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل 431 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں۔ جن کے چیئر مین و ممبران کا چناؤ چیئر مین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کے استعفیٰ کی وجہ سے فی الحال تعطل کا شکار ہے۔ نئے چیئر مین کے تعینات ہوتے ہی ان کمیٹیوں کے چیئر مین و ممبران کے چناؤ کا عمل شروع کر دیا جائے گا
۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہونے کی وجہ سے سال 2010-11 کے دوران ان کمیٹیوں کو کوئی رقم جاری نہیں کی گئی۔

(ج) جواب جز (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

صوبائی زکوٰۃ کونسل میں قواعد وضوابط سے ہٹ کر کی گئی تعیناتیوں کی تفصیلات

*10105: چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی زکوٰۃ کونسل کے چیئر مین اور ارکان کے نام بتائیں نیز غیر سرکاری ارکان کی مدت تعیناتی کتنی ہے اور موجودہ ارکان کن قوائد وضوابط کے مطابق کام کر رہے ہیں؟

(ب) غیر سرکاری ارکان کی تعیناتی کون کرتا ہے اور ایک فرد کتنی دفعہ رکن بن سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ تعیناتیوں کو قواعد و ضوابط کے مطابق کرنا چاہتی ہے اور قوائد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) چیئر مین صوبائی زکوٰۃ کونسل کی اسامی خالی ہے جبکہ دیگر ارکان صوبائی زکوٰۃ کونسل کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1-جناب مولانا راغب حسین نعیمی	غیر سرکاری ممبر
2-حافظ فضل الرحیم اشرفی	-ایضًا-
3-حافظ زبیر احمد ظہیر	-ایضًا-

4۔جناب منور حیات عباسی	۔ایضاً۔
5۔جناب خواجہ عبدالقیوم	۔ایضاً۔
6۔محترمہ طیبہ ضمیر، (ایم پی اے)	خاتون ممبر
7۔محترمہ سکینہ شاہین خان	۔ایضاً۔
8۔جناب سیکرٹری خزانہ حکومت پنجاب	سرکاری ممبر
9۔جناب سیکرٹری سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ اینڈ بیت المال حکومت پنجاب	۔ایضاً۔
10۔جناب سیکرٹری لوکل گورنمنٹ حکومت پنجاب	۔ایضاً۔
11۔جناب سیکرٹری زکوٰۃ و عشر حکومت پنجاب	سرکاری ممبر / سیکرٹری صوبائی زکوٰۃ کونسل

صوبائی زکوٰۃ کونسل کے غیر سرکاری ممبران کی تعیناتی تین سال کے لئے کی جاتی ہے۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل کا چیئرمین اور اس کے دیگر ارکان صوبائی زکوٰۃ کونسل کے طریق کار کے قواعد مجریہ 1993 کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ جو تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت بذریعہ نوٹیفکیشن صوبائی زکوٰۃ کونسل قائم کرتی ہے۔ کونسل کے غیر سرکاری اراکین دوبارہ تقرری کے اہل ہوتے ہیں اور ان کی دوبارہ نامزدگی پر کوئی قدغن نہ ہے۔

(ج) مذکورہ بالا تعیناتیاں قواعد وضوابط کے مطابق کی جاتی ہیں۔

تعلیمی وظائف دیئے جانے کی تفصیلات

*10106: چودھری احسان الحق نولاٹیا: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں تعلیمی وظائف کس شرح سے دیئے جاتے ہیں، مڈل، ہائی، انٹرمیڈیٹ، گریجویشن، میڈیکل، انجینئرنگ اور کمپیوٹر سائنس کی مکمل تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا شرح میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں نہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں مختلف مدارج کے طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف مندرجہ ذیل شرح سے دیئے جاتے ہیں۔

1۔	پرائمری تا مڈل	-/75 روپے ماہانہ
2۔	ہائی سکول	-/112 روپے ماہانہ
3۔	انٹرمیڈیٹ اینڈ گریجویٹ	-/375 روپے ماہانہ
4۔	پوسٹ گریجویٹ	-/750 روپے ماہانہ

5۔	انجینئرنگ / میڈیکل کالجز اینڈ انجینئرنگ یونیورسٹیز	-/874 روپے ماہانہ
6۔	کمپیوٹر سائنسز	-/874 روپے ماہانہ

(ب) زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط اور زکوٰۃ کی مختلف مدات میں شرح ہائے ادائیگی پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اور زکوٰۃ کی وصولی کے مطابق وظائف کی شرح ماہانہ میں مناسب اضافہ کیا جائے گا۔

ضلع چنیوٹ: زکوٰۃ کی مد میں فراہم کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*10146: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ کو سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور گاڑیوں کے پٹرول، مرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری افسران کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم کس کس ہسپتال کو فراہم کی گئی، ان کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا ان سالوں کے دوران زکوٰۃ کی رقم کا آڈٹ ہوا تو کتنی رقم کی خورد برد کا انکشاف ہوا اور کتنے سرکاری ملازمین و چیئرمین زکوٰۃ و عشر کے خلاف کیا کیا قانونی کارروائی ہوئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

الف) ضلع چنیوٹ کو سال 10۔2009 کے دوران کوئی رقم موصول نہ ہوئی ہے جبکہ 11۔2010 کے دوران وصول شدہ رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مد	11۔2010
1۔ گزارہ الاؤنس	1 کروڑ 60 لاکھ 63 ہزار 6 سو 18 روپے
2۔ تعلیمی وظائف (جنرل)	48 لاکھ 19 ہزار 87 روپے
3۔ دینی مدارس	21 لاکھ 41 ہزار 08 سو 11 روپے
4۔ صحت	16 لاکھ 6 ہزار 3 سو 75 روپے
5۔ شادی گرانٹ	21 لاکھ 41 ہزار 8 سو 11 روپے
6۔ عید گرانٹ	13 لاکھ 38 ہزار 6 سو 44 روپے
7۔ تعلیمی وظائف (فنی)	66 لاکھ 69 ہزار 3 سو 73 روپے
8۔ تنخواہ زکوٰۃ پیڈ سٹاف	25 لاکھ 07 ہزار 7 سو روپے
میزان	3 کروڑ 72 لاکھ 88 ہزار 4 سو 19 روپے

(ب) زکوٰۃ فنڈ سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کی سطح پر تعینات زکوٰۃ پیڈ سٹاف (آڈٹ آفیسر، آڈیٹرز، آڈٹ اسسٹنٹ اور فیلڈ کلرکس) کو صرف تنخواہوں کی ادائیگی کی جاتی ہے اور کوئی ٹی اے / ڈی اے ادا نہیں کیا جاتا۔ نیز اس عرصہ کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے گاڑیوں کے پٹرول اور مرمت پر بھی کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے تاہم زکوٰۃ پیڈ سٹاف کو تنخواہوں کی ادائیگی کی مد میں مبلغ 23 لاکھ 57 ہزار 5 سو روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے سرکاری افسران کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(د) ضلع چنیوٹ میں کسی ہسپتال کو زکوٰۃ فنڈ سے کوئی رقم جاری نہیں کی گئی۔

(ہ) ضلع چنیوٹ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی عدم تشکیل کی وجہ سے فنڈز کا اجراء نہیں ہوا لہذا نہ تو کسی ادارہ یا مقامی زکوٰۃ کمیٹی کا آڈٹ ہوا اور نہ ہی کسی سرکاری ملازم، چیئرمین زکوٰۃ و عشر کے خلاف کوئی قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

گزارہ الاؤنس کی مد میں رقم کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*10223: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات کو گزارہ الاؤنس کی مد میں مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) گزارہ الاؤنس کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور کتنے افراد کو اس مد سے امداد دی گئی ان کے نام، ولدیت اور پتا جات سے آگاہ کریں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔ جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی لہذا مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال 09-2008 کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) و انتظامی اخراجات زکوٰۃ کی دیگر مدات میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو فنڈز کا اجراء نہیں کیا گیا جبکہ سال 10-2009 میں ضلع گجرات کو گزارہ الاؤنس کی مد میں ایک کروڑ 70 لاکھ 43 ہزار 6 سو 23 روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) گزارہ الاؤنس کی درخواستیں مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں وصول کرتی ہیں اور ہر مستحق کو استحقاق کے تعین کے بعد۔/500روپے ماہوار کے حساب سے گزارہ الاؤنس کی رقم فراہم کی جاتی ہے۔
سال10۔2009کے دوران ضلع گجرات کے 4992 مستحقین میں مبلغ ایک کروڑ49لاکھ 76ہزار روپے کی رقم اس مد میں تقسیم کی گئی۔ مستحقین کی فہرست نام، ولدیت اور پتا جات کے ساتھ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ضلع گجرات میں کل 634 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔	تحصیل گجرات	340
2۔	تحصیل سرائے عالمگیر	59
3۔	تحصیل کھاریاں	235

مزید برآں تحصیل وار مستحقین کی تعداد اور ان میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	مستحقین کی تعداد	رقم
1	گجرات	2640	79لاکھ20ہزار روپے
2	کھاریاں	1880	56لاکھ40ہزار روپے
3	سرائے عالمگیر	472	14لاکھ16ہزار روپے
	میزان	4992	ایک کروڑ49لاکھ76ہزار روپے

سال09-2008اور10-2009، زکوٰۃ کی مد میں مختص رقم و استعمال کی تفصیلات

*10224: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں محکمہ زکوٰۃ کے پاس09-2008اور10-2009میں کل کتنے فنڈز تھے اور اس میں کتنے فنڈ انتظامی اخراجات کی مد میں اور کتنے فنڈز مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کی صورت میں خرچ ہوئے، سال وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مستحقین کو زکوٰۃ کی تقسیم کس شرح سے کی جاتی ہے اور ایک مستحق کو زیادہ سے زیادہ امداد دینے کا کیا معیار مقرر ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔جون2008 کو ختم ہو گئی تھی لہذا مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے سال09۔2008کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف (فنی) و انتظامی

اخراجات زکوٰۃ کی دیگر مدات میں صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کو فنڈز کا اجراء نہیں کیا جبکہ سال 10۔2009 میں صرف ایک ششماہی قسط موصول ہوئی تھی۔ ہر دو سالوں کے دوران (سال 09۔2008 اور سال 10۔2009) محکمہ کے پاس موجود فنڈز اور انتظامی اخراجات اور مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کردہ فنڈز کی سال وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	مختص کردہ رقم	انتظامی اخراجات پر خرچ کردہ رقم	مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کردہ رقم
09۔2008	94کروڑ45لاکھ54ہزار80روپے	16کروڑ56لاکھ89ہزار6سو44روپے	67کروڑ32لاکھ19ہزار4سو27روپے
10۔2009	1ارب57کروڑ05لاکھ68ہزار2سو65روپے	18کروڑ48لاکھ52ہزار 35روپے	1ارب19کروڑ99لاکھ 94ہزار3سو08روپے
میزان	2ارب51کروڑ51لاکھ22ہزار3سو 45روپے	35کروڑ05لاکھ41ہزار6سو79روپے	1ارب87کروڑ32لاکھ 13ہزار7سو35روپے

(ب) مرکزی زکوٰۃ کونسل کے وضع کردہ تقسیم زکوٰۃ کے قواعد کے تحت مستحقین زکوٰۃ کو مختلف مدات میں مالی امداد کی شرح و معیار بصورت استحقاق حسب ذیل ہے۔

1۔ گزارہ الاؤنس

500روپے ماہانہ فی مستحق

2۔ تعلیمی وظائف

پرائمری تا مڈل	75/-روپے ماہانہ
ہائی	112/-روپے ماہانہ
انٹرمیڈیٹ تا گریجویٹ	375/-روپے ماہانہ
پوسٹ گریجویٹ	750/-روپے ماہانہ
انجینئرنگ / میڈیکل کالجز اینڈ یونیورسٹیز	874/-روپے ماہانہ
کمپیوٹر سائنسز	874/-روپے ماہانہ

3۔ تعلیمی وظائف (فنی)

2500/-روپے ماہانہ (500/-روپے ماہانہ وظیفہ اور 2000/-روپے برائے دیگر اخراجات یونیفارم و کتب) وغیرہ فی طالب علم

4۔ دینی مدارس

حفظ و ناظرہ	150/-روپے ماہانہ فی طالب علم
موقوف علیہ	375/-روپے ماہانہ فی طالب علم
دورہ حدیث	750/-روپے ماہانہ فی طالب علم

5۔ صحت کے ادارے

ان ڈور مریض	2000/-روپے یومیہ
آؤٹ ڈور مریض	1000/-روپے یومیہ

6۔ شادی گرانٹ 10,000/-روپے فی مستحق

زکوٰۃ کی مد میں تقسیم کی گئی رقم کی تفصیلات

*10356: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2008-09 سے اب تک زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم تقسیم کی گئی؟

(ب) سال وار اور ضلع وار تقسیم زکوٰۃ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران):

(الف) صوبہ پنجاب میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی مدت کار 30۔ جون 2008 کو ختم ہو گئی تھی لہذا مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے دوران سال 09۔2008 صوبہ پنجاب کو ماسوائے تعلیمی وظائف فنی دیگر کسی مد میں زکوٰۃ فنڈ میں کوئی رقم جاری نہ کی جس کی وجہ سے اس سال کے دوران ماسوائے تعلیمی وظائف فنی کے مستحقین میں کوئی رقم تقسیم نہ کی جا سکی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سال 10۔2009 میں صرف ایک ششماہی قسط موصول ہوئی تھی البتہ 11۔2010 کے دوران زکوٰۃ کی تمام مدات میں فنڈز موصول ہوئے ان فنڈز کی اب تک سال / ضلع وار تقسیم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ اور ڈاکٹر صاحبہ! آپ سیمل کامران صاحبہ کو منا کر لائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آپ نے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ کیا ہے کہ ضمنی سوال صرف دو ہوں گے۔ آج آپ نے ایک سوال پر آٹھ، آٹھ ضمنی سوالات کی اجازت دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے سوالات رہ گئے۔ آپ نے آج general discussion کی اجازت دی تھی۔ مجھے پتا ہے کہ یہاں لوگ بہت علم رکھتے ہیں، وہ اپنا علم منسٹروں کے چیمبر میں جا کر استعمال کر لیا کریں لیکن یہاں House میں صرف سوالات کی طرف دھیان ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آئندہ اس بات کا آپ بھی خیال رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آپ نے خیال رکھوانا ہے۔

جناب سپیکر: میں تو کوشش کرتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: آپ ایک دفعہ پکا فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی کے مطابق ہی کریں گے۔

محترمہ نیلم جبار چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نیلم جبار چودھری: شکریہ۔ جناب والا! میں نے چند روز پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک request کی تھی اور House کو بتایا تھا کہ کچھ روز پہلے شیخوپورہ میں میرے گھر کے باہر ڈکیتی کا ایک واقعہ ہوا تھا۔ ملزمان گن پوائنٹ پر نقدی اور جیولری لے کر فرار ہو گئے۔ میں نے اس روز بھی یہ بتایا تھا کہ ایسے علاقہ میں جہاں پر ڈی پی او اور ڈی سی او کی رہائش گاہیں چند قدم کے فاصلے پر ہوں وہاں پر ایسی واردات کا ہونا اور پولیس کا موقع واردات پر فوری طور پر نہ پہنچنا جب کہ دو منٹ کے اندر اندر 15 پر پولیس کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ ملزمان اُس وقت ایسے غائب ہو گئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ لاء منسٹر صاحب کے دو مرتبہ فون کرنے کے باوجود ڈی پی او اور لوکل پولیس پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر میں اس House کی ممبر ہوتے ہوئے اپنے لئے انصاف کی توقع نہیں رکھ سکتی تو میں اپنے حلقے کے عوام کو کیا انصاف دلاؤں گی؟

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے، ابھی پتا کرتے ہیں۔

محترمہ نیلم جبار چودھری: جناب سپیکر! میں ایوان سے اُس وقت تک واک آؤٹ کرتی ہوں جب تک لاء منسٹر صاحب اس چیز کو ensure نہیں کراتے کہ ملزمان کی گرفتاری کو جلد از جلد عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں محترمہ! آپ نے واک آؤٹ نہیں کرنا۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ساجدہ میر!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ نیلم جبار چودھری واک آؤٹ کر گئیں)

ثریا جبیں پارک جی ٹی روڈ لاہور میں معزز خاتون ممبر کی بہن کے گھر ڈاکا

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک بھیانک واقعہ بتاتی ہوں۔ مین جی ٹی روڈ پر میری بہن جس کی چار پانچ مہینے پہلے شادی ہوئی تھی اُس نے مجھے پانچ بجے فون کیا کہ آپ آئی کیوں نہیں؟ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میں لاڑکانہ گئی تھی تو یہ اداس ہو گئی ہے اس لئے میں اسے ملنے چلی گئی۔ میں وہاں سے نکلی ہوں اور دوسری بہن کو میں نے گھر کے پاس سے بٹھایا ہے، میرے ساتھ میری بہن کے دو بچے تھے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنی خالہ کی بیٹی کی عیادت کرنی ہے تو چلیں پہلے میں اپنے بچے اس کے پاس چھوڑ جاتی ہوں، واپسی پر آؤں گی تو میں بچوں کو بھی ساتھ لے لوں گی اور اس کے پاس بیٹھ کر چلی جاؤں گی۔ جب میں انجینئرنگ یونیورسٹی کے پاس پہنچی تو اپنی بہن کو فون کیا تو وہ attend نہیں کر رہی تھی تو اس وقت 6 بج کر 10 منٹ ہوئے تھے۔ GT Road پر KFC کے ساتھ ان کا گھر ہے، 93 ثریا جبین پارک Ex-MPA میاں رفیع کے ساتھ والا گیٹ ان کا ہے۔ ان کے گھر کے آگے ایک شہ زور گاڑی کھڑی تھی ایک بندہ کبھی اس کو آگے کروا رہا تھا اور کبھی پیچھے کروا رہا تھا۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کے گھر کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ میں جب چھوٹا گیٹ cross کر کے گئی تو بچے میرے ساتھ تھے میں نے اپنی بہن کو آوازیں دیں، اس کے نوکر کا نام زاہد ہے اور میں نے زاہد زاہد کی آوازیں دیں تو وہ بھی نہیں نکلا۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو کہا کہ السلام علیکم اور ڈاکوؤں نے خود مجھے کہا کہ وعلیکم السلام اور مجھے بھی انہوں نے پکڑ لیا۔ میں پریشان ہو گئی کہ ان ڈاکوؤں نے mask پہنے ہوئے تھے، میں نے سوچا کہ یہ کون بندے ہیں کیونکہ میں سمجھی تھی کہ کوئی مہمان آئے ہوئے ہیں، جب انہوں نے کہا کہ پرس پکڑاؤ اور اندر چلو تو بچوں نے چیخیں مارنا شروع کر دیں اور میں نے بچوں کے منہ پر ہاتھ رکھا، ان کے پاس موزر تھا میں نے سوچا کہ یہ گولی نہ چلا دیں کیونکہ میرے ساتھ بچے تھے تو میں آرام سے اندر جا کر بیٹھ گئی۔ جب انہوں نے میرے کانوں سے بالیاں کھینچنے کی کوشش کی، میں نے اپنی بہن کی طرف دیکھا تو اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر مجھے کہا کہ خاموش رہو تو پھر بھی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کون بندے ہیں، کیا کر رہے ہیں یا کیا نہیں کر رہے؟ میں نے دو بندوں کو دیکھا اور اس کے بعد انہوں نے میرے پرس سے 72 ہزار روپے نکال لئے، میری انگوٹھیاں اتروالیں، میں نے بالیاں خود دے دیں اور میں نے کہا کہ آپ لے لیں۔

جناب سپیکر: جی،آپ نے سمجھ داری کا کام کیا،آپ نے اچھا کیا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آپ یقین کریں میں جھوٹ نہیں بولتی اور مجھے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر بندے نے اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے اور نہ ہی میں کسی پر الزام لگاتی ہوں۔ اس کے بعد مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم کیسے آئی ہو؟ میں نے کہہ دیا کہ میں رکشا میں آئی ہوں۔ میری بہن میرے ساتھ تھی اور وہ مدینہ کالونی خالہ کی بیٹی کی عیادت کرنے چلی گئی ہے۔ میں ڈر رہی تھی کہ ڈاکو یہ نہ کہہ دیں کہ اپنی دوسری بہن کو بھی اندر بلا لو تو اس کو بھی میری طرح نہ باندھ لیں۔ میں آرام سے دعائیں مانگ رہی تھی اتنے دیر میں وہ فون کر رہے تھے، پانی پی رہے تھے اور موزر کو چیمبر چڑھا رہے تھے۔ پتا نہیں کہ کیا کیا اسلحہ ان کے پاس تھا؟ مجھے اتنا عرصہ سیاست میں ہو گیا ہے میں نے زندگی میں کبھی اسلحہ نہیں دیکھا، وہ نوجوان لڑکے تھے اور ان کی عمر تیس سال سے کم تھی، ایک لڑکا سفید رنگ تھا، میں خود پریشان ہو گئی اور میں اتنی چیزیں دیکھ کر اپنی بہن سے پوچھتی ہوں کہ یہ کون ہیں۔ وہ مجھے کہتی ہیں کہ چپ کرو یہ ڈاکو ہیں ایک گھنٹہ سے ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں، ان کے پاس کٹر اور اسلحہ بھی ہے، انہوں نے میری یہ، یہ چیزیں اٹھائی ہیں اور وہ آہستہ آہستہ مجھے بتاتی جا رہی ہے۔ اس کے بہنوئی اور میری بہن کی نند کو بند کیا ہوا تھا اور ان کے ماموں کے بیٹے کو فائر لگا ہوا تھا وہ بھی زخمی تھا اور ان کا ایک بزرگ مہمان آیا ہوا تھا۔ وہ پھر کہتے ہیں کہ ایک گولی اس بابا پر try کریں تو میری بہن کہتی ہے کہ نہ یہ بزرگ ہے اس کو گولی نہ ماریں اور وہ بے چاری مسلسل رو رہی تھی۔ یہ دیکھیں کہ ہم جس صوبہ میں رہتے ہیں، ہمیں کیا تحفظ ہے؟ آپ لوگوں نے VIPs کو اتنی ایلیٹ فورس دی ہوئی ہے کیونکہ 722 ایلیٹ فورس کے جوان ہیں۔ اگر اسی ایلیٹ فورس کو ان علاقوں میں لگا دیں تو کم از کم ڈکیتیاں تو رک جائیں گی۔ میں کسی پر الزام نہیں دینا چاہتی کہ یہ کیا ہے لیکن آج مجھے یہ محسوس ہوا ہے اور میں دعائیں مانگ رہی تھی کہ یہ میرا ایم پی اے کا کارڈ نہ دیکھ لیں، بے شک چیزیں لے جائیں، پیسے لے جائیں لیکن یہ مجھے گولی نہ مار جائیں۔ آپ یقین کریں کہ وہ اتنا خوفناک منظر تھا کہ وہ ڈاکو پونے سات بجے دروازہ لاک کر کے گئے تو میری وہ بہن جس کو میں باہر چھوڑ کر آئی تھی وہ اندر آ گئی تو اس نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے جب اس کو بتایا تو پھر ہم تینوں بہنیں اپنی دوسری کزن کے گھر گئیں وہاں پر جا کر 15 پر کال کی کیونکہ موبائل وغیرہ تو انہوں نے چھین لئے تھے۔ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے پولیس آئی، پولیس نے دیکھے بغیر کہ ان کے گھر کا سامان بکھرا ہوا ہے کیونکہ میری بہن کے کپڑے لے گئے تھے، چین اتاری لی تھی اور میری بہن کا گلہ دبا کر کچن سے کھینچ کر لائے تھے، اس کی نند کی چوڑیاں اتروا لیں اور یہاں تک کہ ان کے گھر میں ڈاکوؤں نے

کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جان بچ گئی لیکن آپ یہ سوچیں کہ اگر آپ ان ایلیٹ فورس کو ان علاقوں میں لگا دیں تو کم از کم ڈکیتیوں سے ہماری جان چھوٹ سکتی ہے۔ آپ نے جتنی VIP کو ایلیٹ فورس کی سکیورٹی دی ہوئی ہے آپ عام آدمیوں کی زندگیوں کا بھی خیال کریں۔ میری آپ سے یہی request ہے اور پولیس کو کہیں کہ investigation کریں کہ یہ آٹھ آٹھ بندوں کا گروہ گھروں میں داخل ہو کر عورتوں کے ساتھ اس طرح کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ ڈاکو کسی کے ساتھ بھی زیادتی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی اور عزتیں محفوظ رکھی ہیں، یہ ڈاکو گھروں میں جاکر شریف آدمیوں کی بیٹیوں کی عزتیں بھی خراب کر جاتے ہیں تو شریف آدمی تو یہ بھی نہیں بتا سکتے۔ خدا کے لئے آپ لاء منسٹر صاحب سے بھی کہیں کہ اس پر کچھ کریں تاکہ اس گروہ کا کچھ پتا چلے، ہماری محنت اور زندگی بھر کی کمائی ہمیں واپس ملنی چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! معزز ممبر ساجدہ میر صاحبہ نے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے میری آپ سے گزارش ہو گی کہ لاء منسٹر صاحب کو ہدایت کریں کہ ان کے مقدمے کے لئے ایک سپیشل خصوصی ٹیم بنائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس مقدمے کے لئے خصوصی ٹیم بنائی جائے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایک ہماری معزز ممبر واک آؤٹ کر کے گئی ہے اس بارے میں بھی اقدامات کرنے کی یقین دہانی کرائی جائے اور آپ کسی کی ڈیوٹی لگائیں کہ اس کو واپس لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: جی! چودھری شوکت محمود بسراء صاحب! محترمہ کو منا کر لے آئیں۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، اب آدھا گھنٹہ وقفہ نماز مغرب کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ
کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد شام 5 بج کر 55 منٹ پر
جناب سپیکر کرسیء صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ہمارے صحافی بھائیوں نے واک آؤٹ کیا تھا تو آپ نے ہماری ڈیوٹی لگائی تھی تو وہ واپس آ گئے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اُن کی پوری بات سنی ہے۔ لاہور کے اندر ایک صحافی کالونی بنائی گئی تھی جو یقیناً اُن کی ضرورت تھی، اُس کالونی کے حوالے سے فائلیں اِدھر اُدھر ہوتی رہتی ہیں۔ ایک فائل جو کسی دوسرے چینل پر جانی تھی وہ شاید غلطی سے سیکرٹری ہاؤسنگ کو بھجوا دی گئی ہے۔ اس ضمنی سوال میں لاء منسٹر صاحب سے میری بات ہوئی ہے تو انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم اُس فائل کو منگوا کر دیکھیں گے اور اپنے صحافی بھائیوں کی problem کو بالکل دیکھیں گے اور ان کو look after کریں گے اور کسی کے ساتھ زیادتی ہوگی اور نہ اس میں مزید کوئی delay ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ہم اپنے صحافی بھائیوں کو welcome کہتے ہیں۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا توجہ دلاؤ نوٹس Thursday کو ایجنڈا پر آیا تھا تو اُس دن چونکہ ایک معزز ممبر کی death ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اجلاس ملتوی ہو گیا تھا۔ پچھلے اجلاسوں کی روایت رہی ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کو next day کے لئے pending کر دیا جاتا ہے لیکن اس دفعہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending نہیں کیا گیا تو آپ اس کو دوبارہ ایجنڈا پر لے آئیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج پھر کورم کی کیا صورتحال ہے تو اس لئے میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ ہمارے ساتھی جو اس معزز ہاؤس کے ممبرز ہیں، خصوصی طور پر اپوزیشن کے ممبرز، جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے تو باقاعدہ طور پر ہم ان چیزوں پر بات کرتے ہیں اور پھر ان کو دوسرے ساتھی endorse کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ان کی کہی ہوئی بات پر بھی اپوزیشن کی طرف سے عمل نہیں ہوتا۔ میں اپنے بھائیوں کو کہوں گا کہ خدارا آپ کی بہت اہم چیزیں توجہ دلاؤ نوٹس میں آ رہی ہیں اور میں افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ہم ایسے معاملات کو بھی زیر بحث لانے سے گریز کرنے کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ یہ آپ کا legal حق تو ضرور ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن آپ کو چاہئے کہ جب گورنمنٹ legislation کرے تو کورم پوائنٹ آؤٹ کریں۔ اس اجلاس میں دس بل پاس ہوئے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ چیز سامنے لانا چاہتی ہوں۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے۔ میں یہی چیز آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہی تھی کہ آپ ان کا interest دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔ آپ اپنے بڑوں سے پوچھ کر ضرور کریں۔ مجھے اعتراض نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اگر ہاؤس in order ہو تو میں بات کروں۔

MR SPEAKER: Order Please. Order in the House. I request you, Order in the House. I say order in the House

محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھیوں کو یہ خیال ہونا چاہئے کہ ایک دفعہ جب کسی کو floor دے دیا جائے تو اس کے

استحقاق کا بھی خیال رکھا جائے۔ میری پہلے observation ہے اس کے بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ یہاں کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا ہر ممبر کا حق ہے لیکن کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کے بعد smile کرنا، قہقہے لگانا، ہنسنا، رولز کا مذاق اڑانا اور پھر پریس گیلری کی طرف دیکھنا کہ جناب ہم نے پوائنٹ بنالیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس روایت کو روکا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاباش۔ ہم آپ کو شاباش دیتے ہیں۔ جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! وہ ممبر چاہے کسی بھی پارٹی کا ہو، ایک قانونی استحقاق جو میرا ہے مجھے اس کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔ ہم ایک طرف کورم پوائنٹ آؤٹ کر کے اس چیز کو non-serious کر دیتے ہیں۔ یہ attitude اسمبلی کے ممبران کو زیب نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Cross talk بند کریں۔ جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جمعہ اور ہفتہ کو الیکٹرانک میڈیا کے اوپر۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: اگر محترمہ ہمیں اجازت دیں تو میرا خیال ہے کہ بولنے کا میرا استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں۔ ان سے بات نہ کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: میں ان سے بات نہیں کر رہا۔ یہ مجھے disturb کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: This is not good attitude جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اگر یہ disturb کرتے رہیں گے تو میں بات کیسے کروں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order please. جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں جو چیز آپ کے notice میں لانا چاہتا ہوں وہ بہت serious ہے۔ اس کو پورا House سنجیدگی سے سن لے تو مہربانی ہو گی۔ جمعہ اور ہفتہ کو الیکٹرانک میڈیا کے اوپر۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talk آپ کی بڑی مہربانی۔ میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے۔ میں نے ان کو floor دیا ہے۔(قطع کلامیاں)

Order please. Order please. Order in the House. I say order in the House

آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔(قطع کلامیاں)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ جمعہ اور ہفتہ کو الیکٹرانک میڈیا پر ایک script چلا ہے کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order in the House. Order please. Order please. جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے کسی کو ذاتی طور پر کچھ نہیں کہا تو پھر یہ شور کس چیز کا ہے۔ میں نے ایک بات کی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے floor آپ کو دیا ہوا ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔(قطع کلامیاں)

آپ کی مہربانی۔ آپ مجھے ان کی بات سننے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہم انہیں نہیں بولنے دیں گے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ مجھے اُن کی بات تو سننے دیں کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ جی، میجر صاحب! آپ بات کریں۔

معزز ممبران اسمبلی پر گیس چوری کا الزام

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جمعہ اور ہفتہ کو الیکٹرانک میڈیا پر ایک script چلا جس میں یہ کہا گیا کہ اسمبلی کے ممبران گیس کی چوری میں ملوث ہیں اور یہ بیان ٹیلیویژن پر عارف حمید صاحب کی جانب سے آیا جو سوئی ناردرن گیس پائپ لائن کے ایم ڈی ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس نے نہ صرف میرے بلکہ تمام منتخب طبقہ کے متعلق عوام کے دلوں اور دماغوں میں شکوک و شبہات پیدا کئے ہیں اور میری عزت کو in the eyes of my voters and

supporters degrade کیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس floor پر کھڑے ہو کر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُن کے پاس کیا ثبوت ہیں؟ جو ممبران گیس چوری میں ملوث ہیں اُن کے وہ تین دن کے اندر نام دیں اور اُن کے خلاف کارروائی کریں لیکن تمام طبقے کو وہ موردِالزام نہیں ٹھہرا سکتے؟ اگر تین دن کے اندر اُن کی وضاحت نہ آئی تو میں تحریک استحقاق پیش کروں گا جس کے بعد میں اگلا قدم بھی اٹھاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تحریک استحقاق لائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق ضرور دوں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر ایک آدمی دوسروں پر پتھر مارے تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا اُس کے ادارے نے پاکستان کا بیڑا غرق نہیں کیا، اُس کے ادارے میں priority basis پر کنکشن لگانے کے لئے کیا رشوت نہیں چلتی اور کیا وہ پوسٹنگ ٹرانسفر کے لئے رشوت نہیں لے رہا اُس کی جرأت کیسے ہوئی کہ اُس نے صرف اس ایوان کی نہیں بلکہ پورے پاکستان کے اندر elected representatives کی توہین کی ہے؟ میں اس کے متعلق تحریک استحقاق بھی پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تحریک استحقاق بالکل لائیں۔

گنے کے کاشتکاروں کو صد فی صد ادائیگی کے متعلق

وزیر خوراک کا بیان درست نہ ہونے کا خدشہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں دوبارہ ٹائم نہیں لوں گا اور ایک چھوٹی سی بات وزیر خوراک کے متعلقہ کہنا چاہوں گا۔ جس دن زراعت پر بحث ہوئی تو اُس دن کہا گیا تھا کہ ہم نے پچھلے سالوں کی 100 فیصد payment کر دی ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا تقریر ہے کیونکہ انہوں نے پھر تقریر شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اُن کو بولنے ہی نہیں دیا کیونکہ اُس وقت آپ شور کر رہے تھے لہذا مجھے ان کی بات سننے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ 100 فیصد payment ہو چکی ہے اور مجھے کہا گیا تھا کہ میں ثبوت لاؤں۔ آج میں صرف اپنے حلقے سے 25 لاکھ روپے کی CPR لے کر آیا

ہوں جن کو ادائیگی نہیں ہوئی اور کل کے اخبار کے مطابق جھنگ کی ایک مل نے پچھلے سال کا 10 کروڑ روپیہ کسانوں کا ادا کرنا ہے جن کے خلاف باقاعدہ تحقیق بھی شروع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ مجھے اُن کی بات سننے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! مجھے بتائیں کہ یہ ثبوت میں کس کے سپرد کروں کیونکہ وزیر خوراک تو موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ وزیر خوراک سے متعلقہ بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس پر کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب نے جو بات کی ہے اس حوالے سے میں نے بحث والے دن 100 فیصد ادائیگی والی figures ہاؤس کے سامنے رکھی تھیں اور کین کمشنر صاحب بھی اُس دن ہاؤس میں تشریف لائے تھے۔ کین کمشنر صاحب نے جو facts and figures مجھے دیئے تھے اُن کی بنیاد پر میں نے اس معزز ایوان کو یہ inform کیا تھا کہ کین کمشنر کے مطابق مکمل payment ہو چکی ہے۔ میں عبدالرحمٰن رانا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ان کے پاس اس کی contradiction موجود ہے تو میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں کل ہی کین کمشنر کو دوبارہ بلا لیتا ہوں۔ اگر اُن کے facts and figures درست نہ ہوئے تو اُس میں correction بھی ہو گی اور کوئی بہتر لائحہ عمل بھی اختیار کیا جائے گا کیونکہ کسانوں کو ہر قیمت پر 100 فیصد ادائیگی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: عبدالرحمٰن رانا صاحب نے پہلے جو بات کی جس پر کافی احتجاج بھی ہوا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اس سے پہلے کافی عرصہ ہم نے بھی اپوزیشن میں وقت گزارا ہے مگر آپ یقین کریں کہ وقفہ سوالات یا توجہ دلاؤ نوٹس کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جاتا تھا۔ آج جو توجہ دلاؤ نوٹس take up ہونے ہیں اِن میں حکومت کی جواب دہی کے حوالے سے اپوزیشن اتنے مؤثر اور بے رحم انداز میں بلکہ دوسرے لفظوں میں کہیں کہ " بخیے "ادھیڑنے والی بات ہوتی ہے۔ مجھے پچھلے بیس سال سے چوتھی مرتبہ اس ہاؤس کا ممبر بننے کا موقع ملا ہے تو اس ہاؤس کی روایت میں ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے اور حکومتی بنچوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح سے کورم point out کر دیا جائے تاکہ جواب دہی

کے عمل کو روکا جاسکے۔ اگر کوئی معزز ممبر اس ہاؤس میں بیٹھ کر جواب دہی کے عمل کو مؤثر انداز سے نہیں چلانا چاہتا یا جواب نہیں لینا چاہتا تو ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے مگر ہم جواب دینے کے لئے حاضر ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ ایک دن قانون سازی ہوئی تو ہاؤس شام چھ بجے تک چلا تھا۔

جناب سپیکر: جی، اُس دن 6 بج کر 10 منٹ تک ہاؤس چلا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): اُس دن اپوزیشن کی طرف سے تین ممبر موجود تھے اور انہوں نے پانچ مرتبہ کورم point out کیا مگر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، یہ اُن کا حق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کورم point out کرنا ان کا حق ہے اور ہم ان کے اس حق کو تسلیم کرتے ہیں چاہے یہ اُس کو اپنے حق میں استعمال کریں چاہے اپنے خلاف استعمال کریں۔ آج آپ سے مخاطب ہو کر جس انداز سے بات کی گئی ہے میں تمام معزز ممبران کی خدمت میں یہ عرض کر دوں بلکہ اُن کو باور کرا دوں کہ ہم یہاں پر ایک شیشے کے گھر میں بیٹھے ہیں اور پریس گیلری کے ذریعے سے ہر چیز اس صوبے کے 9 کروڑ عوام تک پہنچ رہی ہے۔ کس کا کیا رویّہ ہے اس پر لوگوں کا کیا خیال ہے، سب کو اپنی بات کا جواب دینا ہے۔ میں نے تو یہ عرض کر دیا ہے کہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنا معزز ممبران کا حق ہے اسے کوئی اپنے حق میں استعمال کرنا چاہے تو پھر بھی ہمیں اعتراض نہیں اور اگر کوئی اپنے خلاف استعمال کرتا ہے تو پھر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سارے معاملات جیسے میجر عبدالرحمٰن صاحب نے نشاندہی کی کہ اگر کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کا منشا یہ ہے کہ ممبران کی دلچسپی بڑھے اور ممبران کی تعداد زیادہ موجود ہو پھر یہ بات تو جائز نہیں ہے کہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے کے بعد پندرہ آدمی اٹھ کر باہر چلے جائیں۔ یعنی اگر ان کا یہ مؤقف ہے کہ تھوڑی تعداد ہے اور زیادہ تعداد میں ممبران اندر آ جائیں تو پھر اس بات کا کیا جواز ہے کہ آپ کورم پوائنٹ آؤٹ کریں اور اس کے بعد چودہ آدمی باہر بھاگ جائیں؟ یہ سارا رویّہ اس ملک کے عوام دیکھ رہے ہیں اور اس کے مطابق ہی فیصلہ ہو گا۔

جناب سپیکر: اللہ کرے اچھا ہو۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے تو ہم ان کے ساتھ agree کرتے ہیں لیکن دیکھیں ہم نئے لوگ ہیں جبکہ یہ تو بہت پرانے آدمی ہیں۔ انہوں نے برسوں روایات کو جو پامال کیا تو کیا وہ اس House کی روایات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس کی بات کی جاتی ہے تو تحاریک التوائے کار ہوں یا توجہ دلاؤ نوٹسز ہوں یہ public کے issues ہیں کسی کے گھر کے نہیں ہیں اور جس وقت ہماری اپوزیشن کی ریکوزیشن پر اجلاس ہوتا ہے تو دو منٹ یا چھ منٹ کے بعد کورم پوائنٹ آؤٹ ہوتا ہے تو یہ ان کا حق ہوتا ہے اور باقاعدہ منسٹر صاحبان آتے ہیں اور لوگوں کو اٹھا کر باہر لے جاتے ہیں لیکن وہ ان کا جمہوری حق ہے۔ ہماری آپ سے یہ گزارش ہوتی ہے اور صبح بھی میں نے اس بات پر احتجاج کیا کہ وقفہ سوالات کے دوران definitely یہ لوگ responsible اور answerable ہیں اور ہم جواب مانگنے کے لئے یہاں پر موجود ہوتے ہیں۔ جس قانون سازی کا وزیر موصوف نے ذکر کیا تو جس دن legislation ہو رہی تھی انہوں نے withdraw کیا۔ ہم نے انہیں کہا کہ ہم دو یا چار بندے ہیں، ہم یہاں پر موجود ہیں اور ہم یہاں پر legislation کرنے کے لئے بیٹھے ہیں اور آپ جتنی مرضی دیر اس ایوان کو چلائیں لیکن ہمیشہ احتجاج اس وقت ہوا ہے جس وقت Rules of Procedure کی اس ایوان میں دھجیاں بکھیری گئی ہیں، جس وقت۔۔۔

جناب سپیکر: Rules of Procedure کے خلاف کوئی کام نہیں ہوتا اور آپ غلط کہہ رہی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ اجلاس ختم کرتے وقت اعلان کرتے ہیں کہ صبح دس بجے اجلاس ہوگا تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحبان خود کتنے بجے تشریف لاتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو جواب دینے کے پابند نہیں ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر کئی معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے پوائنٹ آف آرڈر کی آوازیں)

جناب سپیکر: چودھری ظہیر صاحب! میں بڑی دیر سے انہیں request کر رہا ہوں لیکن ان کا روّیہ ٹھیک نہیں ہے جو کہ انتہائی غلط اقدام ہے اور آپ انہیں سمجھائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر کورم کے سلسلے میں اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا گیا۔ میں لابی میں تھا تو میں نے لاء منسٹر صاحب کی بات بھی سنی اور انہوں نے بھی کچھ ارشاد فرمایا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہماری ایک معزز ممبر نے بتایا کہ اکثر ایسے ہوتا ہے کہ اپوزیشن کے بلائے ہوئے اجلاس میں جو روّیہ حکومتی ممبران کا ہوتا ہے اسی طرح بعض اوقات پھر ادھر سے rebuttal آجاتی ہے۔ دو باتیں یہاں پر عرض کرنے والی ہیں اور پہلی یہ ہے کہ رانا صاحب نے کہا کہ اگر ممبروں کا یہاں پر موجود کروانا مقصود ہے تو پھر انہیں اٹھ کر باہر نہیں جانا چاہئے۔ حکومتی اجلاس میں حکومتی وزراء اور ممبران کا بلایا جانا زیادہ مقصود ہے کیونکہ انہیں اپنی معروضات پیش کرنی ہوتی ہیں اور اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ سب کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے اور دونوں کو ہی قوم دیکھ رہی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں مانتا ہوں آپ کی بات اور یہ اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ جیسے یہاں پر تقریباً 40 portfolios میں سے 12,13 کے قریب وزراء ہیں اور انہوں نے بھی پارلیمانی سیکرٹریوں کو اپنی delegate powers کی ہوتی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری کو اجازت ہے کہ وہ جواب دے سکتے ہیں if he is not available یہ make shift arrangement ہوتا ہے لیکن آپ پچھلے دو سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ یہ ساری کی ساری اسمبلی، کابینہ اور گورنمنٹ make shift arrangement پر چل رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری اس وقت جواب دے سکتا ہے جب وزراء نہ ہوں لیکن وزراء یہاں پر موجود ہوتے ہیں I can name those Ministers لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد کسی کو bridle کرنا نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے ایک ساتھی رانا عبدالرحمٰن صاحب نے فرمایا ہے کہ ضروری issues پر ہم نے بات کرنا ہوتی ہے تو اس پر پوائنٹ آؤٹ نہیں کرنا چاہئے۔ ضروری issues پر میں attention divert کرانے کے لئے ہی پوائنٹ آف آرڈر ضروری ہوتا ہے اور اس سے ضروری issues dead تو نہیں ہو جاتے۔ اسمبلی ابھی چلنی ہے اور ابھی 50 دن باقی ہیں اس لئے اگر صرف اکیلے بات کرنے کی روایت ڈالنی ہے تو اس کو ہم discuss کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی خاتون یا کوئی ہمارا ممبر کورم پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے تو ایک آئینی اور rules کے مطابق allowed چیز کو point out کرنا اس کا حق ہے۔ اگر یہ اتنی بری چیز ہے تو اسے rules میں سے نکال دیا جائے تو ہم point out نہیں کریں گے لیکن rules

میں allowed ہے اور بھلے وہ ایک مطعون اور ناپسندیدہ چیز ہے لیکن اس کی اجازت ہے۔ جن چیزوں کی اجازت ہے ان کی نشاندہی کرنے پر کسی کو کوئی بُرا نہیں منانا چاہیئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران اور ڈاکٹر سامیہ امجد کی طرف سے "ناجائز تجاوزات کے لئے اسمبلی چلتی ہے اور ناجائز تجاوزات کی طرح مائیک کھولے جاتے ہیں" کی آوازیں)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے اور میں معزز ممبران سے کہتا ہوں کہ وہ ان باتوں کو بار بار نہ دہرائیں۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں اس لئے تشریف رکھیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں اور پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1030 رانا تنویر احمد ناصر صاحب کی طرف سے ہے۔

لاہور میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شہری کی ہلاکت و دیگر تفصیلات

رانا تنویر احمد ناصر: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 28-12-2011 کے مطابق مجاہد سکواڈ نے راوی پل لاہور پر ناکہ لگا رکھا تھا اس دوران اہلکاروں نے گوجرانوالہ جانے والی ویگن کو روک کر ایک مشکوک شخص کی تلاشی لی تو اس سے 3 پسٹل برآمد ہوئے اس پر اس کے تین ساتھیوں نے ویگن سے اتر کر دوڑ لگا دی اور قریبی آبادی فرخ آباد میں داخل ہو گئے، اطلاع ملتے ہی شاہدرہ پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی اور سرچ آپریشن شروع کر دیا، اس دوران پولیس اور ڈاکوؤں کا آمنا سامنا ہو گیا فائرنگ کے تبادلے میں ایک دکاندار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہو گیا، تینوں ڈاکو فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے اس بارے میں معزز ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اس وقوعہ کا مقدمہ کس کس کے خلاف درج ہوا؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1030 کا جواب یہ ہے کہ :

(الف) یہ درست ہے کہ ان واقعات کے اوپر مقدمہ نمبر 2758 مورخہ 27-12-2011 بجرم 302,324,353,186,393 ت، پ 7-ATA تھانہ شاہدرہ لاہور درج ہو کر تفتیش

انچارج انوسٹی گیشن شاہدرہ کے سپرد ہوئی۔ دوران تفتیش موقع سے گرنے والے پرس سے برآمدہ تصویر اس پر درج ایڈریس ایک ملزم کا نام محمد جاوید ولد محمد اشرف سکنہ شہباز کالونی کنگھی والا گوجرانوالہ اور اس کے نامعلوم ساتھی کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ موقع سے اسلحہ کے خالی خول وغیرہ کو قبضہ میں لیا گیا اور مقتول ارشد خان کی پوسٹمارٹم رپورٹ تاحال موصول نہ ہوئی ہے تاہم ملزمان کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں بھی تشکیل دی گئی ہیں اور ان ملزمان کو اور اس case کو انشاءاللہ within 2 weeks workout کر لیا جائے گا۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! اس مقدمہ کے بارے میں کچھ اور باتوں کے بارے میں بھی آگاہ کیا جائے کہ ناکہ پر موجود کتنے جوان ڈیوٹی دے رہے تھے اور ان کے رینک کیا تھے اور راوی پل ناکہ سے فرخ آباد آبادی کا فاصلہ کتنا ہے، وہ ملزمان کس طرح دوڑ گئے؟ وہاں کی مقامی پولیس شریف لوگوں کو تو اتنا تنگ کرتی ہے اور ملزمان کو پکڑ نہ سکی۔ ایک غریب دکاندار ہلاک ہو گیا اور ایک شخص زخمی ہو گیا وہ کس کی گولیوں سے زخمی ہوا ہے، کیا پولیس کی گولیوں سے زخمی ہوا یا ان ملزمان کی گولیوں سے زخمی ہوا ہے؟ ہم پنجاب کے عوام جو اپنا پیٹ کاٹ کر 50۔ارب روپے سالانہ پولیس کو دے رہے ہیں یہ ان کی performance کی ایک بہترین مثال ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے یہ وقوعہ ہوا ہے اس کی تفصیل مدعی نے خود ایف آئی آر میں درج کروائی ہے۔ مدعی اور اس کا مقتول بھائی ارشد خان دکان پر بیٹھے تھے کہ اچانک دو کس نامعلوم ملزمان جی ٹی روڈ کی طرف فائرنگ کرتے ہوئے آئے۔ ایک موٹر سائیکل سوار سے موٹر سائیکل چھیننے کی کوشش کی جس کے تعاقب میں پولیس پارٹی آ گئی۔ ملزمان نے پولیس پارٹی پر فائرنگ شروع کر دی۔ پولیس اور ملزمان کی فائرنگ ہوتی رہی اور اسی دوران دو فائر میرے ماموں زاد بھائی محمد ارشد خان کو لگے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں انوسٹی گیشن عمل میں لائی جا رہی ہے اور ملزمان کو گرفتار کرنے کے بعد یہ point کہ کس کا فائر لگا؟ اس سوال کو بھی تفتیش میں answer کیا جائے گا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دے رہے ہیں اور گیلری میں پولیس کی جانب سے کوئی representative نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب علی حیدر نور خان نیازی: میں یہ کہنا چاہتا ہوں پولیس کو یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت ختم ہوا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 75 محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

ڈی ایس پی سول لائن اور ایکسائز عملہ لاہور کا معزز خاتون ممبر سے تضحیک آمیز روّیہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آگیا ہے۔ جواب میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ محمد اکرم اشرف گوندل ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب نے اسمبلی کے کانفرنس روم میں معزز ممبر اسمبلی کو حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ جس پر معزز ممبر اسمبلی نے اپنے اطمینان کا اظہار کیا اور شناختی کارڈ بھی محترمہ کو پہنچا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ اُن کا جواب ہے کہ انہوں نے اس معاملے کو معزز ممبر محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر resolve کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا اُن کو احترام بھی سکھا دیا ہے یا نہیں؟ شناختی کارڈ تو مل گیا ہے، وہ قانون تو جانتے ہیں لیکن احترام کرنا نہیں جانتے۔ انہوں نے میری بہت بے عزتی کی ہے اسی لئے آپ دیکھیں کہ روز بروز ڈکیتیاں بڑھ رہی ہیں، چوریاں بڑھ رہی ہیں اور کسی ایم پی اے کی گاڑی چوری ہو گئی ہے اور کسی کی موٹر سائیکل چوری ہو رہی ہے۔ ساجدہ

میر صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچ گئی اگر ان کو کچھ ہو جاتا، یہ تو ہماری پیپلز پارٹی کا سرمایہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!اُس کو احترام کرنا سکھانا چاہئے اور اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیا گیا۔اس پر اتنی نرمی اور پیار محبت سے ہاتھ پھیر دیا گیا ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر محترمہ مطمئن نہیں ہیں تو اس کو آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک نمبر78کرنل نوید اقبال ساجد صاحب کی ہے انہوں نے کل تک کے لئے ملتوی کرنے کا کہا ہے۔اس کو کل تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!آپ پوائنٹ آف آرڈر پر فرمالیں!

درسی کتب کی طباعت میں2007کے قانون کی خلاف ورزی

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر!میں تو نفل ادا کروں گی کیونکہ مجھے اس pointکو raise کرنے کے لئے پورا ایک ڈیڑھ ہفتہ انتظار کرنا پڑا ہے۔ خوش قسمتی سے وزیر تعلیم موجود ہیں میں نے انہیں صبح سے bound کیا ہوا ہے۔ یہ بہت important point ہے جسے میں raiseکرنے جارہی ہوں اور اس سے وزیر تعلیم نے بھی اتفاق کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو درسی کتب شائع ہو رہی ہیں، 2007 کے قانون کے تحت ایک درسی کتاب تین پبلشرز کو چھاپنی چاہئے۔اس سے competition پیدا ہوتا تھا اور اس کی quality maintainedرہتی تھی۔اس قانون کی خلاف ورزی اس طریقے سے ہو رہی ہے کہ ایک ایک کتاب دس دس پبلشرز شائع کر رہے ہیں اور اربوں روپے ایک ایک پبلشر کے ہاتھ میں جارہا ہے۔چند ہاتھوں میں سارے کا سارا پیسا سمٹ کر آگیا ہے اور باقی تمام پبلشرز اس وقت

فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ میں نے یہ پوری فہرست وزیر تعلیم کے حوالے کی ہے اور میرے پاس یہ نام بھی موجود ہیں جو ایک ہی وقت میں دس دس کتابیں شائع کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی منسٹر صاحب سے بات ہو گئی ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے on the floor of the House جواب لینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! بتادیں۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترمہ آمنہ الفت پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حوالے سے میرے علم میں ایک بات لائی ہیں۔ اس issue کو ہم take up کر لیتے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر House کی کمیٹی بھی constitute کر دیں تاکہ 2007 کے قانون کو review بھی کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے آپ اس کو دیکھ لیں، اگر آپ سمجھیں گے کہ اس پر کمیٹی بنائی جائے تو پھر ہم کمیٹی بھی بنادیں گے۔ پہلے آپ اس کو اپنے طور پر دیکھیں۔ اب تحاریک التوائے کار کو لیا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار تھی جس کو reject کر دیا گیا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جب میں اس کو دوبارہ جمع کراؤں تو آپ یہ نہ کہیں کہ یہ اب recent occurrence نہیں ہے۔ میں نے وہ 26۔ نومبر کو جمع کرائی تھی، وہ 25۔ نومبر کی ایک اخبار پر جمع کرائی تھی اور اُس وقت وہ recent تھی۔ اب تو شاید اس کو مہینے سے اوپر ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جو ایک دفعہ خارج ہو گئی ہے اب اس کو کیا کریں گے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں وہی تو کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی نشاندہی کر رہے ہیں کہ وہ recent occurrence نہیں ہو گا تو اس کو پھر کیسے لیا جائے گا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: اگر آپ نے یہ مہربانی کی ہے کہ اس کو دوبارہ جمع کرادوں تو۔۔۔

جناب سپیکر:اس کو ہم چیک کر لیتے ہیں اگر وہ قابل پیشرفت ہوئی تو ضرور کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: مجھے وجہ ہی بتا دیں کہ اس کو کیوں reject کیا گیا؟ اس کے علاوہ میں نے یہ بات کرنی ہے کہ اس floor سے ہم نے تو پچھلے تین سال یہاں کوشش کر کے دیکھ لی۔ ہمارا بار بار سر چکرا تا رہا۔ ہم جنوبی پنجاب کے issue پر بار بار اس House میں قرار داد لائے اور اس کو حکومت نے بار بار bulldoze کر کے اس کو reject کر دیا۔ میں اس floor سے MQM کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کے اندر اس issue کو اٹھایا۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔یہ تحریک چودھری ظہیر الدین کی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! لغاری صاحب نے جو بات کی ہے میری بھی یہی گزارش ہے کہ آپ مہربانی کر کے اس قرارداد کو کل پرائیویٹ ممبر ڈے میں پیش ہونے دیں اور ہمیں یہاں بات کرنے کا موقع تو دیں۔ وہ نیشنل اسمبلی میں بھی پیش ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ پہلے Constitution دیکھیں پھر اس کے بعد بات کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: آپ بھی Constitution پڑھیں اور کسی دوسرے کو بھی پڑھائیں۔ ہم تو Resolution کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ نے ایجوکیشن کے حوالے سے Question Hour میں ایک حکم فرمایا تھا۔ اس کی رپورٹ میرے پاس کافی دنوں سے آئی ہوئی ہے، وہ میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب جاوید حسین گجر کا سوال تھا کہ میرے حلقے میں چار سکول ایسے ہیں جن میں ہیڈ ماسٹر تعینات نہیں ہیں لیکن وہاں سے جو رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق وہاں پر ان کے تمام سکولوں میں ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں اور صرف ایک سکول ایسا ہے جس میں اس وقت Acting Headmaster کام کر رہا ہے۔ انہوں نے سکولوں کی تعداد پر بھی بات کی تھی تو اس میں بھی صرف ایک سکول کا فرق آیا ہے لیکن ہم نے اس کے باوجود ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن رحیم یار خان جو

"ای ڈی او" آفس میں legislation پر کام کرتا تھا اس کو suspend کیا ہے، ای ڈی او اور "ڈی ای او" ایجوکیشن کو شوکاز نوٹس دیئے ہیں اس کی کاپی میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی! آپ کی بات سے ہاؤس مکمل طور پر مطلع ہو گیا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں نے جو بات کی ہے آپ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ کل Private Members Day ہے اگر اس میں بات کریں گے تو اس کا آپ کو جواب بھی مل جائے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اگر آپ فرما رہے ہیں کہ کل پھر آپ floor دیں گے اور معاملات طے کر لیں گے تو ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی، آپ کل بات کر لینا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آج ایوان کی بہت خوش قسمتی ہے کہ وزیر تعلیم صاحب یہاں موجود ہیں اور میں صرف آپ کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ پچھلے Questions Hour کے دوران جو غلط سوالات کے جوابات آئے تھے آپ نے اس پر ruling دی تھی کہ جن لوگوں نے غلط جوابات بھیجے ہیں آپ ان کے بارے میں بھی ہاؤس کو مطلع کریں گے۔ میں اس رپورٹ کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں کہ وہ رپورٹ کہاں ہے؟

جناب سپیکر: جی، ایک سوال نمبر 2978 کا تو جواب آ گیا ہے۔ جی!

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ ابھی میں نے آپ کو فائل بھیجی ہے یہ اسی حوالے سے ہے جو آپ نے فرمایا تھا۔

جناب سپیکر: جی، یہ تمام سوالات کے بارے میں مکمل ہے؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جس میں آپ نے حکم فرمایا تھا اس کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں اس وقت ان کا بھی ایک سوال تھا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! تین سوالات تھے جن میں ایک ڈومیسائل کے بارے میں issue تھا کہ ڈومیسائل کے بغیر بھرتیاں کی گئی تھیں اس پر میں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا، اس کے علاوہ دو اور سوالات تھے اس بارے میں آج تک ایوان میں کوئی رپورٹ نہیں آئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! دو سوالات کے بارے میں آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی اس پر ہم نے میٹنگ کرنے کے لئے پرسوں کی تاریخ رکھی ہوئی ہے لیکن اب مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ ان کا سوال اس میں شامل ہے یا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کا کوئی نمبر point out کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے سوال on his behalf کئے تھے۔ اگر یہ میری ذمہ داری ہے اور سیکرٹریٹ کے کام بھی میں نے کرنے ہیں تو میں کل۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نشاندہی کر دیں، مہربانی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ سیکرٹریٹ کا کام ہے جب آپ نے ruling فرمائی ہے تو یہ اتنے سارے یہاں بیٹھ کر تنخواہیں لیتے ہیں تو یہ یہاں کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، میں دیکھتا ہوں، اس بارے آپ سے کل جواب لیں گے۔ جی، رانا صاحب! چودھری ظہیر الدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 1415/11 کا جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس کو next week کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار نمبر 1415/11 next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1523 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے تھی اور اس کا جواب آنا تھا۔

حلقہ پی پی-233 بورے والا شہر کی سڑکیں متعلقہ محکمہ کی عدم توجہی کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1523 کا جواب موجود ہے اس کا مقامی اتھارٹی نے جواب دیا ہے تو اس کے مطابق یہ ہے کہ محرک ایم پی اے سردار خالد سلیم بھٹی صاحب نے اپنی صوابدیدی گرانٹ سے وہاڑی بازار، لکڑ منڈی اور عقب غلہ منڈی میں سڑکوں کا کام محکمہ لوکل گورنمنٹ اور ضلعی حکومت کی وساطت سے کروایا تھا۔ "ٹی ایم اے" کی حدود میں واقع تیرہ عدد سڑکوں کی تعمیر کا 209.3 ملین روپے کا تخمینہ تحصیل آفیسر Infrastructure and Services ٹی ایم اے "بورے والا نے لگایا ہے "ٹی ایم اے" کے وسائل محدود ہیں تاہم پختہ سڑک امام بارگاہ روڈ عارف بازار تا جوئیہ روڈ improvement کا منصوبہ "ٹی ایم اے" بورے والا نے اپنے "اے ڈی پی" سال 12-2011 میں شامل کر لیا ہے اور اس کام کے tenders طلب کئے جا چکے ہیں۔ جہاں تک سیوریج سسٹم کے ناکارہ ہونے کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ بورے والا شہر میں سیوریج محکمہ پبلک ہیلتھ نے سال 1995 میں جامع منصوبہ کے تحت ڈالا تھا جو کہ آبادی میں اضافہ کے پیش نظر نہ کافی ہو گیا ہے مزید برآں سڑک پر پانی آنے کی وجہ disposal works کا بجلی کی لوڈشیڈنگ کی وجہ نہ چلنا ہے۔ حال ہی میں محکمہ پبلک ہیلتھ نے سیوریج کا منصوبہ نئے سرے سے دوبارہ شروع کیا ہے جس پر کافی کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد موجودہ لائنوں پر پانی کا پریشر کم ہو جائے گا جس سے شہریوں کی شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، بس میرے خیال میں ٹھیک ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب time limit دے دیں کہ کتنی دیر میں یہ سیوریج کے پانی کا سسٹم صحیح ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، next ADP میں یا ابھی ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے جواب پڑھ دیا ہے اور اس میں مدت کا ذکر تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! ذرا پوچھ کر ان کو بتا دینا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو ذرا ہدایت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ہدایت کر دی ہے، not pressed and disposed of. اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1738 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی طرف سے ہے اور اس کا بھی جواب آنا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، pending till next week رانا صاحب! جواب کے لئے اتنا ٹائم کیوں لیتے ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کافی عرصہ ہو گیا ہے اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جلدی جواب منگوائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پاکستان کا دل لاہور ہے اور پنجاب اسمبلی بھی لاہور ہی میں ہے، لاہور میں ہی تمام دفاتر بھی موجود ہیں لیکن جب ہم کوئی سوال جمع کرواتے ہیں تو سیکرٹریٹ سے جواب آنے میں دو تین سال لگ جاتے ہیں اور جب ہم تحاریک التوائے کار جمع کرواتے ہیں تو پھر بھی جواب دیر سے آتا ہے حالانکہ تمام مشینری بھی یہاں پر موجود ہے۔ اگر دو دو، تین تین مہینے ایسے ہی لگ جائیں تو پھر ہمارا کیا فائدہ کہ ہم مفاد عامہ کے لئے کام کرتے ہیں اور ہم نے عوام کو بھی جواب دینا ہوتا ہے۔ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے وہاں پر کیا کام کیا؟ اگر آپ اس کے لئے کوئی time limit مقرر کریں کہ ایک ہفتہ، پندرہ دن یا ایک مہینے کے اندر جواب آ جائے گا تو میں سمجھتی ہوں اس سے پنجاب اسمبلی کی کارکردگی بہتر ہو سکتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب غلام حبیب اعوان: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لاہور کے حلقہ پی پی۔158 کے گاؤں گرنڈ میں پولیس کا قبضہ مافیا کا ساتھ دینے کے خلاف مزاحمت پر بے گناہ لوگوں کو گرفتار کرنا

جناب غلام حبیب اعوان: جناب والا! میرے حلقہ گرنڈ کے متعلق اخبارات میں بھی آپ نے پڑھا ہو گا کہ ہفتے والے دن تھانہ ہڈیارہ کے ایس ایچ او قتل ہو گئے ہیں۔ وہاں پر جگہ کا تھوڑا سا مسئلہ تھا اور ان کے پاس stay بھی تھا۔ پولیس قبضہ گروپ والوں کے ساتھ مل کر وہاں پر گئی ہے ان کو قبضہ کروا کر دینے لگی ہے تو وہاں جب بوڑھی خواتین باہر نکلیں تو پولیس والوں نے ان کو ڈنڈے مارنے شروع کر دیئے۔ ایک ضعیفہ کے سر پر ڈنڈا لگا جس سے وہ گر گئی اور لوگ سمجھے کہ یہ جاں بحق ہو گئی ہے۔ اس بات سے وہاں پر افراتفری پھیل گئی جس پر ایس ایچ او صاحب نے حکم دیا کہ جو بھی بندے آئیں ان کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال دیں۔ اس افراتفری میں ایس ایچ او اپنی گاڑی کے پیچھے کھڑا ہوا تھا پولیس ڈرائیور نے تیزی سے جب گاڑی reverse کی تو وہ ایس ایچ او کو لگ گئی جس سے وہ نیچے گر گیا اور اس پر گاڑی کا ٹائر چڑھ گیا جس کی وجہ سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ اس کے بعد پولیس والوں نے گاؤں کی لائٹ بند کر دی اور تریسٹھ آدمی تھانے میں پکڑ کر لے گئے ہیں۔ گاؤں میں جو مہمان آئے ہوئے تھے ان کو بھی پکڑ کر لے گئے ہیں اور ان پر بھی وہ تشدد کر رہے ہیں جو کہ بے گناہ لوگ ہیں۔ میں اسی گاؤں سے ہی آ رہا ہوں وہاں کی لائٹ ابھی تک بند ہے۔ لوگ ڈر کے مارے اپنے گھروں سے باہر ہیں کیونکہ رات کو پولیس کی بے شمار گاڑیاں گاؤں میں گشت کرتی رہتی ہیں اور اتنی سردی میں لوگ کھیتوں میں ہی سو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گاؤں میں بے شمار چوریاں بھی ہو گئی ہیں اور لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ عورتوں پر بھی ظلم ہوا ہے تریسٹھ لوگ اس وقت بھی تھانے میں موجود ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس پر فوری طور پر ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے ان کی بات سنی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے معزز ممبر کا پوائنٹ آف آرڈر سنا ہے۔ اس بارے میں تفتیش ہو رہی ہے اگر موصوف اس بارے میں کوئی توجہ دلاؤ نوٹس یا تحریک التوائے کار دیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کا جواب منگوا لوں گا۔ اس معاملے پر بڑے high level پر investigation ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں محکمے سے معلوم کر کے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! وزیر قانون درست فرما رہے ہیں کہ اس سلسلے میں توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک پولیس آفیشل کی موت ہوئی ہے جس کے reaction میں گاؤں کے لوگوں پر قیامت صغریٰ برپا ہے۔ لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، خواتین کو مار پیٹا جا رہا ہے توجہ دلاؤ نوٹس کے آنے تک تو پورے گاؤں کو تباہ کر دیا جائے گا اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ یہ معاملہ آپ کی immediate attention چاہتا ہے۔ پولیس نے مافیا کو sponsor کیا ہے اور اگر کسی کی اتفاقاً حادثاتی طور پر موت واقع ہو گئی ہے تو اس کا ہمیں افسوس ضرور ہے لیکن اگر پولیس وہاں پر مافیا کو sponsor کر رہی ہے تو آپ اپنی inherited power کو استعمال کرتے ہوئے فوری طور پر اس واقعہ کی انکوائری کروائیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کا کل تک جواب دے دیا جائے توجہ دلاؤ نوٹس کا اس سلسلے میں انتظار نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس میں اگر گاؤں کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس واقعہ میں اگر پولیس کسی مافیا کو support کر رہی تھی یا وہاں پر زمین کے قبضے کو واگزار کروایا جا رہا تھا تو ان باتوں کا انوسٹی گیشن کے result کے بعد ہی پتا چل سکے گا۔ میں اس پوزیشن میں House کو statement تو نہیں دے سکتا۔ باقی جو انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ وہاں پر یہ ہو رہا ہے، وہ ہو رہا ہے یہ تو صرف ان کی information ہے یعنی hearsay بات کر رہے ہیں۔ موقع کے اوپر جو وہاں پر واقعات ہوئے ہیں اس کے متعلق میری information کے مطابق صحیح ملزمان کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے اور ان کی گرفتاری کے لئے پولیس کوشش کر رہی ہے۔

جناب غلام حبیب اعوان: جناب والا! گاؤں کے جن بے گناہ لوگوں کو پولیس نے پکڑا ہوا ہے ان کو تو چھوڑیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بات تو اتنی سی ہے کہ کسی بے گناہ کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے جو گنہگار ہیں ان کا تو چالان ہو گا اور ان کو پکڑا بھی جائے گا۔ کم از کم بے گناہ کے ساتھ زیادتی نہیں ہونی چاہئے سارا گاؤں تو گنہگار نہیں ہو سکتا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! گاؤں کے لوگوں کو ابھی بھی پکڑا جا رہا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب سپیکر: آپ اس سلسلے میں توجہ دلاؤ نوٹس بھی لائیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1774/11 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ تشریف نہیں رکھتیں اس تحریک کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1778/11 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ رانا صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

لاہور کے گنجان آباد علاقوں میں ریلوے حکام کی ملی بھگت سے ریلوے کی زمینوں پر تجاوزات اور مارکیٹیں تعمیر ہونے سے ٹریفک میں رکاوٹ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): تحریک التوائے کار نمبر 1778/11 کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق عزیز بھٹی ٹاؤن کے علاقے میں روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کے خلاف صبح شام آپریشن کیا جا رہا ہے لہذا اس وجہ سے عزیز بھٹی ٹاؤن کے علاقہ میں کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے اور اگر کوئی شکایت موصول ہو تو اس پر ریگولیشن برانچ فوری طور پر کارروائی کر کے رپورٹ بھیج دیتی ہے۔

جناب سپیکر! گلبرگ ٹاؤن کے متعلق عرض کروں گا کہ ریلوے حکام اپنے زیر کنٹرول اراضی کو نیلام وغیرہ کرنے اور اپنی حدود میں تجاوزات ختم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ جہاں کھوکھے وغیرہ کی صورت میں تجاوزات کا ذکر ہے، اس ضمن میں جو علاقہ ریلوے کی حدود سے باہر ہے وہاں سے تجاوزات کو ہٹانا ٹی ایم اے کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور روزانہ کی بنیاد پر raid کر کے تجاوزات ختم کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں وہاں پر باقاعدہ عملہ تعینات کیا گیا ہے جو وہاں سے تجاوزات ختم کرواتا ہے۔ اگر معاملہ وہاں پر موجود عملہ کے کنٹرول سے باہر ہو تو وہ Enforcement Inspector کو رپورٹ کرتا ہے جو تجاوز کنندہ کو جرمانہ کی ٹکٹ جاری کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے خلاف متعلقہ تھانہ میں مقدمہ درج کرواتا ہے۔

جناب سپیکر! اقبال ٹاؤن کے متعلق عرض کروں گا کہ ریلوے کی زمینیں محکمہ ریلوے وفاقی حکومت کے زیر کنٹرول ہیں ٹی ایم اے کا ان کی lease سے کوئی تعلق نہ ہے۔ رائیونڈ سٹیشن کے قریب جو تعمیرات یا کھوکھے وغیرہ ہیں وہ ریلوے کی زمین پر موجود ہیں اور پرانے تعمیر شدہ ہیں جس کا ٹی ایم اے سے کوئی تعلق نہ ہے۔ اسی طرح نشتر ٹاؤن کے متعلق عرض کروں گا کہ ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن میں درج ذیل مین روڈ شامل ہیں۔ مین فیروزپور روڈ، کوٹ لکھپت تا سوئے آصل، مادر ملت روڈ اور کالج روڈ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ڈسٹرکٹ آفیسر سپیشل پلاننگ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے مطابق commercialization کے ضمن میں یہ مطلع کیا جانا مناسب ہے کہ لاہور میں تقریباً گزشتہ تین سال سے commercialization کا عمل تعطل کا شکار ہے جس کی وجہ سے جامع مفصل Land Use Policy کو مرتب کیا جانا۔ اس حوالے سے مزید عرض ہے کہ موجودہ Land Use Rules 2009 کے تحت لاہور کی 161 سڑکوں کو کمرشل یا تجارتی مقاصد کے استعمال کے لئے تیسرے review کے مطابق بذریعہ Notification No 566-DO(SP11) مورخہ 30۔جون 2011 شائع کیا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ میری بات سنیں آپ rule 86 پڑھ لیا کریں اس طرح سے بات کرنا درست نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جواب غلط آیا ہے۔ میں اس کو چیلنج نہ کروں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا جواب غلط ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ثابت بھی کروں گا کہ ٹی ایم اے نے جو جواب دیا ہے وہ غلط ہے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں آپ کو بھی سمجھ آ جائے گی کہ میں کہنا کیا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اگر ریلوے نے اس لینڈ کے سلسلے میں لاہور کے ساتھ ظلم کیا ہے، چلو یہ ظلم کر دیا۔ آپ بھی سمجھتے ہیں کہ edge تک ریلوے کی ہے اور اس کے آگے ٹی ایم اے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا علاقہ ہے۔ Commercialization Fee

نہیں دی گئی اور انہوں نے پوری کی پوری یعنی تمام دکانیں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی لینڈ پر بنائی ہوئی ہیں اور یہ سارے ملے ہوئے ہیں اس لئے آپ مہربانی کریں اور یہ آپ کا احسان ہوگا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی ملے ہوئے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: یہ منسٹر صاحب! بھی ملے ہوئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں یہ نہیں کہہ رہا بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے وہ لوگ جنہوں نے اس کا جواب بھیجا ہے وہ ملے ہوئے ہیں۔ اب میں آپ کو بتانا یہ چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو نشاندہی کی گئی ہے اس کا آپ نوٹس لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا تو جواب ہی نہیں آیا۔ میں نے اپنی تحریک التوائے کار میں جو عرض کیا ہے اس کا جواب ہی نہیں آیا۔ میں کہتا ہوں کہ دو، دو مرلے کی commercialization پر 20/20 لاکھ روپیہ لگتا ہے لیکن یہاں پیسا بھی نہیں لیا گیا۔ جب commercialization ہی نہیں ہوئی تو پھر ضلعی حکومت وہاں activity کیوں کرنے دے رہی ہے، ریلوے بھاڑ میں جائے اپنا کام کرے نہ کرے لیکن ہم تو اپنی زمین بچائیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! شیخ صاحب جو نشاندہی کر رہے ہیں ذرا آپ بھی خیال کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ریلوے کا معاملہ لاہور کے لئے ناسور بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ علیحدہ بھی ان سے میٹنگ کر لیں وہ آپ کو بتائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کہہ دیا ہے اور وہ notice لے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: کیا بتائیں گے؟

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کی ہے وہ اس کا notice لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں۔ آپ اسے pending کریں۔ یہ بہت خطرناک کام ہے۔ آپ میری عرض سن لیں کہ اس کی وجہ سے لاہور کی ٹریفک کا بیڑا غرق ہوا ہے۔ آپ اس کو ترجیح دیں اور اس

پر کمیٹی بنائیں تو میں ثابت کرتا ہوں کہ یہاں کیا ہوا ہے۔ پیچھے ریلوے کی لینڈ ہے اور آگے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی لینڈ پر سارے قبضے ہیں آپ اسے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! انہوں نے جو بات کی ہے آپ اسے دیکھ لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! آپ اس تحریک کو pending کر دیں۔ میں آپ کو convince کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: کر دیا ہے، کر دیا ہے۔ اب مجھے آگے جانے دیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 1778 کو pending کر دیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1878 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: pending کیسے ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: ہو سکتی ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے اس کے مطابق pending ہو سکتی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ تحریک التوائے کار نمبر 11/1878 ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چھاپی ہوئی کتب میں پائی جانے والی غلطیوں سے طلباء کے علم اور معلومات میں کمی کا خدشہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1878 کے سلسلے میں عرض ہے کہ موجودہ جو درسی کتب ہیں ان کی موجودہ مخصوص غلطیوں کے مقامات کی نشاندہی نہیں کی گئی تاہم تمام درسی کتب کے آخر میں چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے ایک اپیل درج ہوتی ہے جس میں غلطیوں کی نشاندہی اور درسی کتب کی بہتری کے حوالے سے آراء کا خیر مقدم کیا جاتا ہے تاکہ کتب کو آئندہ ایڈیشن میں اور بہتر کیا جا سکے۔ کتب کی تیاری اور بہتری ایک مسلسل عمل ہوتا ہے غلطی کی نشاندہی پر متعلقہ ماہر مضمون اور عملہ اس کی بڑی احتیاط سے جانچ پرکھ کر کے اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کو یقینی بناتے ہیں۔ درسی کتب کی اشاعت کے حوالے سے Programme Monitoring and Implementation Unit گورنمنٹ آف پنجاب کا ادارہ demand دیتا ہے اس demand

کے مطابق بورڈ ٹینڈر کے ذریعے درسی کتب کی اشاعت کرنے کے بعد PMIU کو فراہم کر دیتا ہے۔ بعدازاں ان درسی کتب کو ہر تحصیل کے گودام میں جمع کرا دیا جاتا ہے جہاں سے یہ کتب یکم اپریل سے پہلے سکولوں کو فراہم کر دی جاتی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، Order for God sake.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): کتابوں کی تعداد سالانہ سکول census کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اعداد و شمار کے مطابق رکھی جاتی ہے کسی بھی ہنگامی صورتحال کے نتیجہ میں کتابوں کی اضافی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دس فیصد اضافی کتب بھی پرنٹ کروائی جاتی ہیں مثلاً 2010 کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں طلباء کی تدریسی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے فوری طور پر اضافی کتب بھجوائی گئیں جو کتابیں بچ جاتی ہیں وہ اگلے سال استعمال کر لی جاتی ہیں۔ ہر سال کچھ کتابیں وفاقی حکومت کی طرف سے نصاب میں تبدیلی کے باعث قابل استعمال نہیں رہ پاتیں جو اٹھارہویں ترمیم سے قبل حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار سے باہر تھا، امسال بھی قومی نصاب پالیسی 2006 کے نفاذ کی وجہ سے ستائیس کتابیں تبدیل کی گئی ہیں۔ سرکاری سکولوں میں انگریزی میڈیم رائج ہونے کی وجہ سے بھی کتب میں تبدیلی ناگزیر تھی، اضافی کتابوں کے بہترین مصرف کے لئے سیکرٹری سکول ایجوکیشن کی جانب سے ہدایات پہلے سے موجود ہیں جس کے مطابق ایسی تمام کتب لٹریسی ڈیپارٹمنٹ نان فارمل بیسک ایجوکیشن اور پنجاب رورل سپورٹ پروگرام کو عطیہ کر دی جاتی ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور آٹھویں جماعت کے لئے پاکستان سٹڈی شائع نہیں کرتا، تاہم معاشرتی علوم جماعت ہشتم شائع کی جاتی ہے اس میں قرارداد لاہور اور علامہ اقبال کی الہ آباد کی تقریر کے اقتباسات کا ترجمہ معنوی اعتبار سے بالکل درست ہے۔ قائداعظم کی ڈھاکا کی تقریر درسی کتب میں شامل نہیں، قومی نصاب برائے مطالعہ پاکستان نہم و دہم 2006 کے صفحہ آٹھ کے مطابق میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت کے تحت موٹر وے بنانے اور ایٹمی دھماکے کرنے کے بارے میں آئندہ آنے والی نصابی کتب میں مواد شامل ہو گا۔ 2006 کے قومی نصاب کے مطابق تیار کی جانے والی درسی کتب میں صنفی توازن کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ اپریل 2012 سے شروع ہونے والے تعلیمی session کے لئے قومی نصاب 2006 کے تحت تیار کردہ اکتالیس درسی کتب دستیاب ہوں گی۔ اگلے تعلیمی سال میں باقی درسی کتب بھی دستیاب ہوں گی جس میں صنفی توازن کا خصوصی خیال رکھا جا رہا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے بڑے اہم points point out کئے تھے اور باقاعدہ یہ غلطیاں موجود ہیں میں نے باقاعدہ صفحات mention کر کے ان غلطیوں کے بارے میں کہا ہے- یہ تاریخ کا حصہ ہے ہم اپنے بچوں کو غلط تاریخ دے رہے ہیں-

جناب سپیکر: آپ نے جو ساری بات لکھی ہے اسی کا جواب آیا ہے-

محترمہ نگہت ناصر شیخ: قائداعظم کے چودہ نکات ہی بدل دیئے گئے ہیں-

جناب سپیکر: آپ نے جو ساری بات تحریر فرمائی ہے اسی کا جواب آیا ہے-

محترمہ نگہت ناصر شیخ: غلط جواب آیا ہے- اس میں بے شمار باتوں کا غلط جواب آیا ہے-

جناب سپیکر: یہ دوسری تحریک التوائے کار نمبر 1881 بھی آپ کی ہے-

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میری پہلی تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے حوالے کر دیں-

جناب سپیکر: راناصاحب! محترمہ کہہ رہی ہیں کہ وہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں لہذا یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے زیادہ اور مفصل جواب ہو ہی نہیں سکتا-

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں باقاعدہ طور پر یہ بتایا ہے کہ غلطیوں کی نشاندہی کی درستی کا ایک مسلسل عمل چل رہا ہے انہوں نے جو نشاندہی کی ہے اگلے سال اس میں درستی ہو جائے گی- اب اس کے بعد اس پر بحث کی کیا ضرورت ہے-

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 1881 بھی ان کی ہے ذرا جلدی سے اس کا جواب پڑھ دیں-

پولیس ٹریننگ کالج سہالہ اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان الحاق نہ ہونے کی وجہ سے بی ایس سی کرائم سٹڈیز کا معاملہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 1881 کے سلسلے میں عرض ہے کہ سال 2007 میں کمانڈنٹ پولیس کالج سہالہ نے proposal پیش کی کہ تمام BSC,

crime studyکو under training ASIs probationers کرانی چاہئے اس ضمن میں ہوم سیکرٹری پنجاب کو بھی لیٹر لکھا گیا کہ پولیس کالج سہالہ کو BSC crime کے بارہ لیکچرار مہیا کئے جائیں، یہ معاملہ پنجاب پبلک کمیشن کے آفس میں under process رہا بعد ازاں مسٹر جہانزیب برکی ایڈوائزر برائے چیف منسٹر پنجاب نے پولیس کالج سہالہ کا دورہ کیا تو فیصلہ کیا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے لیکچرار عارضی طور پر مہیا کئے جائیں گے اور اس کے لئے علیحدہ سے فنڈ بھی مختص کیا جائے گا۔پولیس کالج سہالہ سروے کے مطابق سال 2009 میں ٹوٹل چار سو تہتر میں سے تین سو تین گریجویٹس، انسٹھ پوسٹ گریجویٹ اور ایک سو گیارہ ایف اے تھے ان میں صرف پینتیس BSC probationers under training ASIs کرائم کورس کرنا چاہتے تھے اس ضمن میں BSC crime کا سلیبس بھی تیار کیا گیا جس کی بابت تمام probationers سے درخواست طلب کی گئی تو انہوں نے کہا کہ وہ مختلف یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس وجہ سے ایک وقت میں دو ڈگریاں حاصل نہیں کر سکتے اور ان کی تعلیم کا نقصان ہو سکتا ہے، ان کی ماسٹر ڈگری ایل ایل بی وغیرہ کے حصول میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور اگر پولیس کالج سہالہ میں BSC crime کروائی بھی جاتی ہے تو دو سال کے بعد ہمارا تعلیمی معیار وہی گریجویشن ہی رہے گا لہذا پہلے سے گریجویشن کو Master in Criminology کروایا جائے کیونکہ BSC crime کا future میں محکمہ پولیس میں کوئی benefit نہ ہے جو trainees پہلے سے ایم اے ایل ایل بی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ ایک سال میں دو کورس یعنی ایم اے ایل ایل بی کے ساتھ بی ایس سی (کرائمز) نہیں کر سکتے مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر بی ایس سی (کرائمز) نہ کرایا جا سکا اور اس معاملے کو pending کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: Not pressed اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 3۔جنوری 2012 صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔